DifaSahabah.com

﴿صلوا كما رأيتموني أصلي﴾

نماز کے مسائل

شروط الصلوٰۃ اور خلاصۃ الصلوٰۃ پر مشتمل متن بمع اردو ترجمہ، ضروری فوائد پر مشتمل ضمیمہ جس سے مذکرہ کتب کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے

تحقیق و ترجمہ

مفتی رشید احمد العلوی

مکتبہ دار المعارف العلویہ

اردو بازار لاہور

تفقّہ فانّ الفقہ أفضل قائد — الی البرّ والتّقوی وأعدل قاصد

وکن مستفیداً کل یوم زیادةً — من الفقہ واسبح فی بُحور الفوائد

فانّ فقیہاً واحداً متورّعاً — أشدّ علی الشیطان من ألف عابد

کل الحقوق محفوظة

مؤلف ومحقق: مفتی رشید احمد العلوی

• شروطابع: مکتبہ دارالمعارف العلویہ لاہو پ کستان

فون نمبر:0300-4117020

قیمت* پ کستان میں:۱۵۰:۰۰ روپیہ

قیمت بیرون* پ کستان:10:00 ڈالر

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہید لاہور — مکتبہ قاسمیہ اردو* بازار لاہور

مکتبہ t یہ: دا* دو* رلاہور — مکتبہ C یت رائے و* لاہور

DifaSahabah.com

انتساب

(☆) ان علمائے کرام کے ·* م جو درس + ریس کی ,پ خاروادی سے دور سہل پسندی کی + گی میں مبتلاء ہیں 1,'' ک L سے ڈرتے بھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے قول ''*· بعثت معلّماً یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجاH یے'' کا مصداق بھیC چاہتے ہیں؛

(☆) اور والد) م حضرت مولا*· عبدالحیؒ ،اور جدّ) م حضرت العلام مفتی محدث مفسر ا# عبدالعز ٖ ی سہالوی تلمیذ شیخ الہند وخلیفہ قطب الارشاد حسین علی واں بھچراں کے*· م جن کے* ٖ رے میں علامہ زاہد الکوثٖ ی نے: فقه اهل العراق وحديثهم میں فر*ٖ ا ی:

﴿ألمحدث ألشيخ عبدالعزيزالفنجابى صاحب اطراف البخارى وحاشية تخريج الزيلعى الى الحج وغيرهما له تحقيقات فى الحديث واشغال جيد فى الرجال والطبقات﴾

محدث شیخ عبدالعزٖ ی پنجابی اطراف البخاری کے مصنف اور نصب الرائیہ کے کتاب الج ''- کے حاشیہ نگار اور آپ کو علم حد$ میں اور علم رجال اور علم طبقات میں ,ٖ ی مہارت *'' مہ تھی۔

اور*'' کہ رسول ﷺ کے بقول:

'' اوعلمٌ يّعلّمه النّاس ، او ولدٌ صالحٌ يّدعوله''

صدقہ جاریہ میں علم جو اسنے لوگوں کو سکھلا* ٖ ی ہو* اسکی اولاد میں سے کوئی صالح اولاد ہو جو اس کے لئے صدقہ جاریہ کا* ٖ) بنے۔ کا صحیح معنوں میں مصداق بن سکے

۱۰۔۰۵۔۲۰۰۵

رشید احمد العلوی
کان اللہ لہ فی السر والعلن

DifaSahabah.com

كلمات مؤلف

الحمد للّٰه ربّ العَالمين والعَاقِبة للمُتّقين والصّلوةُ والسّلامُ على سيّد الانبيآء والمُرسلِين

امابعد:

آج کے اس تشتت وافتراق اور ذہنی ا◌ راور فکری اضطراب کے دور میں جہاں ہر مسلمان کو یہ فکر لاحق ہے کہ جلد از جلد دین کا سارا علم میرے # رسما چکے ؛اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ ہر طرف رنگارَ- فتنوں اور فساد کا دور دورہ ہے ایسے فتنوں اور خواہشات نفسانی سے پ دور میں دین کی طرف راہنمائی آسان کام نہیں ؛اور وہ بھی . # حال اس درجہ بگڑ چکا ہو کہ دین کو نہ جاننے والا اس کے* . رے میں & کچھ جاننے کا مدعی بنا ہوا ہے؛

اس دور میں اصلاح احوال کی غرض سے بعض علمائے امت نے اسبات کی طرف خیال کیا کہ لوگوں- قرآن کی رسائی آسان کرنے سے اس مرض کا ازالہ ہوسکتا ہے لہذا انہوں نے قرآن کریم کی" جمہ وتشریح کی رنگارَ- کاوشوں کا* . زارَ م کیا۔ ا- دوسرا طبقہ ایسا تھا جنہوں نے اس* . ت کی کاوش کی کہ امت میں اصل ا◌ رکی وجہ انکا مذاہب اربعہ سے ہٹ جا* ہے لہذا انہوں نے اس کیلئے بھرپور کوشش شروع کیں کہ لوگوں کو دعوت رجوع الی المذاہب الاربعہ عام کی جائے یہ قدم بھی بہت مستحسن قدم تھا اور بھی کئی راستے تھے جو علمائے امت نے امت مرحومہ کے راہ گم گشتہ افراد کے لئے منتخب کیئے

لیکن اصل بیماری وہیں کی وہیں رہی بلکہ ہر آنے والا دن

DifaSahabah.com

وَلاَ يَلِدُوۡا اِلَّا فَاجِراً كَفَّاراً

کا مصداق C رہا؛ ایسے احوال میں اللہ تعالی نے بندۂ بے نواء کی طرف یہ* .ت القاء فرمائی کہ حالات اعمال کی وجہ سے W ہیں لہذا اعمال کی طرف راہنمائی کی جائے اور اس طر i کارکودر & جا... ہوئے جس نیک کام کا آغاز کیا وہ آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کو خیر کا ذریعہ بنائے کیوè امت کے پہلے زمانے میں جس طرح اصلاح کا* . زارُ م ہوا تھا وہی طر i اختیار کیا جائے تو مرض کا دارو، اور مریض کورا # کا سامان میسر آسکتی ہے۔

اسی سوچ کے پیش Ã & سے سہل اور آسان کتاب جو ا۔ علاقے میں رائج اور مقبول ہے اور آج بھی علمائے سرحد افغان اور ماوراء النہر اپنے بچوں کو از. کرواتے ہیں اسی کی . ہے کہ آج ہم جس فکری اO ر میں مبتلاء ہیں وہ لوگ اس قسم کے اO ر سے کوسوں دور اور دین کی راہ کے بہت قری$ ہیں اور انہوں نے اس گئے /ز رے دور میں بھی افغا T ن میں اسلام کا* م ا۔* . ر پھر عملی طور پر بلند کر کے دکھا* ۔ تھا۔

اس مجموعہ میں خلاصہ کیدانی، شروط الصلاۃ دو چھوٹے چھوٹے مبارک مجموعے ہیں اور اس میں اس % کے کچھ حواشی اور ضمیمے اس کے ساتھ ملحق ہیں۔

دعاء ہے اس کو اللہ تعالی خالص اپنی رضاء اور محبت کا ذریعہ بنائے اور میرے والدین اولاد عزیز واقارب متعلقین کو اس سے بھرپور استفادے کی توفیق نصیب فرمائے اور د* ء اور آ% ت میں کامیابی کے پر وانے کا ذریعہ بنائے

رشید احمد العلوی کان اللہ لہ

DifaSahabah.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي

صدق اللہ العظیم

DifaSahabah.com

متن

شروط الصلوة

DifaSahabah.com

المشتملات

١	:بابُ شروط الصلوة	١٠
٢	:بابُ ارکان الصلوة	١٣
٣	:بابُ ما وجب فی الصلوة	١٥
٤	:بابُ سنن الصلوة	١٧
٥	:بابُ مایستحب فی الصلوة	٢٠
٦	:بابُ مایکرہ فی الصلوة	٢٦
٧	:بابُ مایفسد الصلوة	٢٩
٨	:بابُ فرائض الوضوء	٣٣
٩	:بابُ سنن الوضوء	٣٥
١٠	:بابُ مایستحب فی الوضوء	٣٧
١١	:بابُ آداب الوضوء	٣٨
١٢	:بابُ نوافل الوضوء	٤٠
١٣	:بابُ کراهیة والوضوء	٤٢
١٤	:بابُ مناهی الوضوء	٤٤
١٥	:بابُ نواقض الوضوء	٤٦
١٦	باب الغسل	٥٠
١٧	:بابُ سنن الغسل	٥١
١٨	:بابُ آداب الغسل	٥٣
١٩	:بابُ معانی الموجبةللغسل	٥٥
٢٠	:بابُ الغسل المسنون	٥٦

DifaSahabah.com

﴿الصلوۃ﴾

úز کے أحکام

Commandment relating to prayer

DifaSahabah.com

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

ألـحـمد للّٰـه ربّ العالمين و العاقبة للمتقين ، و الصّلوة و السّلام على رسوله محمّد و آله وأصحابه اجمعين

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پ وردگار ہے؛ اور بہترین ا• م متقی لوگوں کے لئے ہے ، اور اللہ کے رسول محمد ﷺ ,پ اور آ پکی* پ کیزہ آل اور تمام اصحاب ,پ اور* قیام قیامت آنے والے اہل ایمان ,پ اللہ تعالی کی طرف سے درود وسلام کی* ,راں رحمت* ٠ زل ہو۔

١: بابُ شروط الصلوة

و هى : ثمانية : (٨)

الأوّل : الـوضُـوءُ بِـالـمَاءِ المُطلقِ أو التّيمّم بالتُّرابِ عِندَ عَدمِ المَاء المَذكُورَ

والثّـانـى : طَهــارـةُ الثّوب عـن النَّجـاسةِ الغَليظة والـخَفيفة ۔

والثّالث : طهارة المَكان الّذى يُصلى فيه

والـرّابـع : طهــارـة البدن مـن البول والغـائط ومـا اشبههما

DifaSahabah.com

والخامس : ستر العَورة

وعورة الرّجل : من تحت السرّة الى ركبتيه۔

والمَرأة : كلُّها عورةٌ الّا وجهها و كفّيها و قدميها۔

والأمّةُ : مِثل الرّجل الا ظهرُها و بطنُها۔

والسّادس : استقبال القِبلة۔

والسّابع : ألنّية ۔

والثّامن : مَعرِفةُ أوقاتِ الصّلوة ۔

حكم ترك الشرط

وَمَنۡ تَـرَكَ شَيۡئاً مِنۡ هٰذِهٖ الشُّرُوۡطِ الثَّمَانِيَةَ لَا يُصِحُّ صَلٰوتُهٗ ، سَوَآءٌ كَانَ عَامِداً اَوۡ نَاسِياً

*ب نمبر: اúز کی شرائط کا بیان

اور شرائطú ز تعداد میں آٹھ (۸) ہیں

(اول) : مطلق*پنی سے وضوء کر*ْ ـ*یـ*پنی نہ ہونے کی صورت میں*پک مٹی ,پطہارت کی NH سے تیمّم کر*ْ ۔

(دوم) : ہر قسم کی • & ـخواہ ـغلیظہ ہوـ*یـخفیفہ سے کپڑوں کا*پک ہو*ْ ۔

(سوم) : اس جگہ کا*پک ہو*ْ جہاںú ز,پڑھنی ہے۔

DifaSahabah.com

(چہارم): بQن ب۔و*پ خانہ او*ز*پ کی میں اé مثل اشیاء سے+ ن کا*پ ک ہو*۔

(پنجم): ستر کا ڈھQپ۔

آدمی کا ستر*ف کے نیچے سے دوR ں۔ ہے۔

عورت کا ستر: عورت کا سارا جسم ہی ستر کے حکم میں ہے سوائے اس کا چہرہ دونوں ہاتھ اور قدموں کیوè یہ ستر میں شامل نہیں ہیں۔

لو+ی کا ستر: آدمی کے ستر کی طرح ہے اور علاوہ ازیں اسکا پیٹ اور کمر بھی ستر میں شامل ہونگی۔

(ششم): úز کے دوران úزی آدمی کا قبلہ کی طرف منہ کر*۔

(ہفتم): جوú ز پڑھنی ہے اسکی N ہو*۔

(ہشتم): úز کو پڑھنے کے وقت کی پہچان ہو*۔

شرائط کے ترک کا حکم

اگر کوئی شخص:

ان مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی شرط بھول کر* جان بوجھ کر ادا نہ کرے تو اس کی úز درست & نہ ہوگی۔

DifaSahabah.com

۲: بابُ ارکان الصلوۃ

وھی ستّۃ:(٦)

الأوّل : تکبیرُ الافتتَاح

و الثّانی : ألقِیام

و الثالث : ألقِرأۃ

و الرابع : ألرّکُوع

و الخامس : ألسُّجود

و السَّادس : ألقَعدۃُ الأ خیرۃ

﴿حکم ترک الرکن من الارکان﴾

ومن ترک شیئاً من ھذہ الأرکانِ السّتَّۃ فسدت صلوتہ ، و یستأنف الصلوۃ مرّۃً أُخریٰ

*. ب نمبر:۲، ńز کے ارکان کا بیان

اوران ارکان کی کل تعداد چھ: (٦) ہے

(اوّل): تکبیر تحریمہ کہنا۔

(دوم): ńز کے لئے قیام کر*·

DifaSahabah.com

(سوم): قرأت کر*ٔ ؛

(چہارم): رکوع کر*ٔ ؛

(پنجم): سجدہ کر*ٔ ؛

(ششم): قعدۂ آخیرہ کر*ٔ ؛

﴿ارکان میں سے کسی رکن کے ت ک کا حکم﴾

اور جو شخص:

ان چھ ارکان میں سے کسی ا۔ کو بھی چھوڑے گا اس کی **ú** ز فاسد ہو جائے گی اور اس کا **ú** زدو*. رہ اعادہ کر*ٔ پڑے گا؛

DifaSahabah.com

۳: بابُ ما وجب فی الصلوة

وهی سبعة :(۷)

الأوّل : قِرأةُ الفَاتحة ۔

والثّانی : ألقَعدة الأولی ۔

والثّالث : قِرأةُ التّشهّد فی القعدة الآخیرة ۔

والرّابع : جَہرُالامامِ بِالقِرائة فِیمَا یجهربه ۔

والخامس : مُخَافةِ القِرَأة فی مَوضِع السِّر ۔

والسّادس : قِرَأةِ القُنُوتِ فی الوتر ۔

والسّابع : تَعدیلُ الارُکان

(حکمُ ترک الواجب)

مَن تَرک شَیئاً مِن هذه السّبعة المذکورة ان کان ساهیاً یلزم سجدة السّهو ۔

ومَن تَرک عَامِداً لایجب علیه شَیءٌ وّلکن صلوته مع النّقصان ۔

DifaSahabah.com

*. ب نمبر:۳ ú ز کے واجبات کا بیان

اور واجبات ú ز کی کل تعداد سات (۷): ہے

(اول): سورۃ فاتحہ کا, ڑ ھنا۔

(دوم): دو رکعات کے اختتام, پہلا قعدہ کر*۔

(سوم): ú ز کے اختتام میں ‰ی قعدہ میں تشہد, ڑ ہنا۔

(چہارم): جن ú ز میں او œ آواز میں قرأت لازمی ہے وہاں بلند آواز سے قرأت کر*۔

(پنجم): جن مقامات میں قرا $ آہستہ کرنی لازم ہے وہاں آہستہ آواز سے قرا $ کر*۔

(ششم): و" کی ú ز کی ‰ی رکعت میں دعائے قنوت, ڑ ہنا۔

(ہفتم): اعتدال کے ساتھ ارکانِ ú ز کی ادائگی کر*۔

(واجبات میں سے کسی وا. # کے" ک کا حکم)

اور جو شخص ان واجبات:

یعنی مذکورہ سات اشیاء میں سے کوئی ا- بھول کر چھوڑ دے تو اس, سجدہ سہو لازم آئے گا۔

جو شخص جان بوجھ کر چھوڑے اس, حرجانہ تو نہیں ہے 1 اس کی ú ز Ú والی ہوگی۔

DifaSahabah.com

٤: بابُ سنن الصلوة

وهى اربعة عشر:(١٤)

ألاوّل : رَفع اليَدين مَع تكبيرِ الاِفتِتاح حتّى يحاذى اِبهامَيه بشحمتَى أذنَيه۔

والثّانى : وضعُ يده اليُمنى على اليُسرى تحت السّرة۔

والثّالث : ثناء اللّٰه تعالى۔

والرّابع : ألتّعوّذ باللّٰه تعالى۔

والخامس: ألتّسمِية۔

والسّادس : ألتّامين۔

والسّابع : ألتّسميع۔

والثّامن : ألتّحميد۔

والتّاسع : تسبيحات الرُّكوع۔

والعاشر: تسبيحات السُّجود۔

DifaSahabah.com

والحادی عشر: قرأة التّشهّد فی القعدة الأولی ۔

والثّانی عشر: قرأة الفاتحة فِی الرّكعتَین الأخریین

والثّالث عشر: ألتّكبيراتُ الّتی غیر الأفتتاح ۔

والرّابع عشر: ألتَّسليم ۔

﴿حكمُ ترك الواجب﴾

مَن تَركَ شَيئًا مِن هذه الاشياء المَذكورة لم يلزم عَليه شَیءٌ سواءٌ ترك عامداً او سَاهياً ۔

۴: ú زکی سنتوں کا بیان

ú زمیں کل چودہ (۱۴) سنتیں ہیں

(اوّل): ہر ú زکے آغاز والی تکبیر کے ساتھ ایسے رفع+ ین کر*· کہ ú زی آدمی کے انگوٹھے کانوں کی لو کے.. ا. آجا N ۔

(دوم): دا N ہاتھ کو. N ہاتھ.پ رکھ کر*· ف کے نیچے*.+ ھنا

(سوم): ثناء.پ ڑھنا۔

(چہارم): تعوذ یعنی اعوذ*. للہ.پ ڑھنا۔

(پنجم): بسم اللہ.پ ڑھنا۔

(ششم): سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

(ہفتم): تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔

(ہشتم): تحمید یعنی ربنا لک الحمد کہنا۔

DifaSahabah.com

(نہم): رکوع کی تسبیحات پڑھنا۔ دہم: سجدہ کی تسبیحات پڑھنا۔

(*یازدہم): پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(دوازدہم): اخیری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

(سیزدہم): تکبیر تحریمہ کے علاوہ*قی تکبیرات کہنا۔

(چہاردہم): úز ختم کرنے کے لئے سلام کہنا۔

(úز میں Ł ترک کرنے کا حکم)

جوشخص Ł ترک کرے:

ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی عمل چھوڑ دے اس پر ان کے ازالے کے لئے کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ خواہ اس نے بھول کر چھوڑا ہو*یا جان بوجھ کر چھوڑا ہو۔

DifaSahabah.com

٥: بابُ مایستحب فی الصلوة

وھی خمسۃ وعشرون:(٢٥)

الأوّل : نظر المصلّی فی القیام الی موضع السجود۔

والثّانی : نظر المصلی فی الرکوع الی قدمیه۔

والثّالث : نظر المصلی فی السجود الی ارنبة الانف۔

و الرّابع : نظر المصلی فی القعدة الی حجره۔

و الخامس: قرائة سورة تامة فی کل رکعة سوی الفاتحة۔

والسّادس: تکبیر الماموم سرا بلامد۔

والسّابع : وضع الیدین علی الرکبتین مع تفریج الاصابع۔

والثّامن: بسط الظهر فی الرکوع۔

و التّاسع: تسویة الرأس مع الکتف۔

والعاشر: رفع الرأس بالتسمیع۔

والحادی عشر: اذا أراد السُّجود أن یّضع أوّلاً رکبتیه علی الارض۔

والثّانی عشر: أن یضع یدیه ثانیاً علی الارض۔

DifaSahabah.com

والثّالث عشر: أن يضع أنفه بعد اليدين۔

والرّابع عشر: أن يضع جبهته فى السُّجود بعد أنفه ۔

والخامس عشر: أن يبعد ضبعيه عن أبطيه۔

و السّادس عشر: أن يجافى بطنه عن فخذيه ، و المراة تلزق بطنها بفخذيها فى سجودها۔

والسّابع عشر: أن يوجّه أصابع رجليه الى القبلة۔

و الثّامن عشر: أن يّرفع رأسه بالتّكبير۔

والتّاسع عشر: أن يّسبّح فى السجود ثلاثا أو خمسا او سبعا۔

و العشرون: أن يرفع يديه بعد رفع رأسه۔

الحادى والعشرون: أن يرفع ركبتيه بعد رفع يديه۔

والثّانى والعشرون: اذا رفع من السجدة الثانية للركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها۔

و الثّالث والعشرون: أن ينصب رجله اليمنى ويوجّه رؤس الأصابع نحو القبلة۔

والرّابع والعشرون: أن يضع يديه على

DifaSahabah.com

فخذيه مبسوطة الأصابع و يتشهد بقلبه و لسانه۔

والخامس والعشرون: اذا فرغ من التشّهد يصلّى على النبى ﷺ ثم يسلّم على من فى يمينه من الرجال والحفظة ۔ ثم يسلم على يساره مثل ذلك۔

وماسوى ذلك أدابٌ وثوابٌ و هو مسح اليدين على وجهه بعد السلام ، والأدعية الما ثورة ، والصّلاة على النّبى ﷺ و قرائة آية الكرسى، و قرائة سبحان اللّٰه ثلاثاً وثلاثين مرةً ، و كذا الحمدللّٰه وكذا اللّٰه أكبر

﴿حكم ترك المستحب من المستحبات﴾

وإن ترك شَياء من المستحبات والأداب لا يلزم عليه شئى ولا يكون تاركها مسيئا ۔

ولكن بإتيَانِها تعظيماً لأمر اللّٰه تعالى فله أجرها و ثوابها ، ومراعتها أفضل وأحسن۔

DifaSahabah.com

۵: úز کے مستحبات کا بیان

úز میں مستحبات کی کل تعداد پچیس: (۲۵) ہے

(پہلا): مقتدی کا úز میں قیام کی حا ﴾ میں اپنے سجدہ کی جگہ پہ Ã جمائے رکھنا۔

(دوسرا): اور مقتدی کا رکوع کی حا ﴾ میں اپنے قدموں پہ Ã جمائے رکھنا۔

(تیسرا): سجدہ کی حا ﴾ میں مقتدی کا اپنے *·ک کی پشت پہ Ã جمائے رکھنا۔

(چوتھا): úزی آدمی کا قعدہ کے دوران اپنی گود میں Ã جمائے رکھنا۔

(*پ نچواں): ہر رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ قرآن کریم میں سے کوئی ا۔ چھوٹی سورۃ پڑھنا۔

(چھٹا): مقتدی کا بغیر تکبیر تحریمہ بلامدّ، اور آہستہ آواز سے کہنا۔

(ساتواں): رکوع کرتے ہوئے اپنے ہاتھ گٹنوں پہ ایسے طر j سے رکھنا کہ ا ٗ ں کھلی ہوئی ہوں۔

(آٹھواں): رکوع کی حا ﴾ میں اپنی پشت پھیلا کر اور .ا. کر کے رکھنا۔

(نواں): úزی آدمی کا رکوع میں اپنے سر کو اپنے کندھوں کے .ا. رکھنا۔

(دسواں): سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے اپنا سر اٹھا*·۔

(H رہواں): .# سجدہ میں جائے تو & سے پہلے اپنے گٹنے زمین پہ رکھے

(*. رہواں): گٹنوں کے بعد دوسرے نمبر پہ اپنے ہاتھ زمین پہ رکھے

(تیرہواں): ہاتھوں کے بعد اپنے *·ک کو زمین پہ رکھے

(چودھواں) *·ک زمین پہ ر p کے بعد سجدہ میں & سے %ö میں اپنی Q نی

DifaSahabah.com

زمین پر رکھے۔

(پندرواں): سجدہ کی حالت میں اپنی پسلیاں بازوں سے جدا رکھے۔

(سولہواں): اوراسی طرح سجدہ کی حالت میں مرد حضرات اپنے پیٹ کورانوں سے جدا رکھے۔ جبکہ عورتیں: سجدہ کرتے وقت اپنے پیٹ کورانوں کے ساتھ ملا کر رکھیں۔

(سترہواں): دوران سجدہ اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ رکھے۔

(اٹھارواں): ہر نمازی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے۔

(انیسواں): دوران سجدہ، سجدہ کی تسبیح: تین پانچ یا سات، مرتبہ کہے۔

(بیسواں): سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اپنے ہاتھ زمین سے اٹھائے۔

(اکیسواں): اور کھڑا ہونے کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بعد اپنے گھٹنے سجدہ سے اٹھائے۔

(بائیسواں): جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے مکمل ہونے کے بعد قعدہ کرے تو اس میں بایاں پاؤں لٹا کر اس پر بیٹھ جائے۔

(تئیسواں): اور قعدہ کے دوران دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف موڑے رکھے۔

(چوبیسواں): نمازی آدمی قعدہ میں اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے، اور انگلیاں کھلی ہوں اور اپنے دل و زبان سے تشہد پڑھے۔

(پچیسواں): جب تشہد سے فارغ ہوجائے تو نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے اس کے بعد سلام کرے۔ اور جتنے افراد اسکی دائیں طرف ہیں، حفاظت کرنے والے فرشتے، ان سب کو سلام میں نیت کرے اسی طرح بائیں طرف بھی سلام کے وقت نیت کرے

اس کے علاوہ جو کچھ نماز میں ہے: وہ آداب نماز میں سے ہیں اور اللہ تعالی کی

DifaSahabah.com

طرف سے* . ﴿ ثواب ہیں

اسکے بعد دعا مانگے، اور دعا کے بعد اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد مسنون دعا N پڑھے، اور نبی ﷺ پہ درود، اور آ $ الکرسی پڑھے، اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اسی طرح تینتیس مرتبہ الحمدللہ، اور اسی طرح چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

﴿مستحبات میں سے کسی کے ترک کا حکم﴾

اور اگر کوئی شخص ان مستحبات و آداب میں سے:

کوئی* . ت ترک کر دے تو اس پہ کوئی ہرجانہ لازم نہیں آئے گا، اور نہ ہی ان کا ترک کرنے والا H ہ گار ہی ہوگا، ہاں اگر ان اوامر کی بجا آوری کی جائے تو اللہ تعالی کے احکامات کی تعظیم بجالانے کی وجہ سے اس کو % و ثواب ضرور ملے گا، کیو è کہ اس نے افضل اور احسن* . ت کو عمل کرنے کے لئے اپنے پیش Ã رکھا ہے۔

﴿ اللہ اکبر ﴾

DifaSahabah.com

٦: بابُ مایکرہ فی الصلوۃ

وھی عشرۃ:(١٠)

الاوّل: ألتّربّع بلاعذر۔

والثّانی: عدّ الآیات بالید۔

والثّالث: افتراش ذراعیہ فی السجود کافتراش الثعلب۔

والرّابع: الالتفات بعینیہ یمنۃ ویسرۃ۔

والخامس: تغیض عینیہ بلا عذر لانّہ تشبہ بالیَہُود ۔

والسّادس: تقلب الحصی من موضع السجود بل الاحتیاج۔

والسّابع: ان یتمطی فی الصلوۃ ،

والثّامن: ألتثائب ، فینبغی ان یضم فمہ ، فان لم یقدر: فیضع یدہ الیمنی ، او کمہ علی فمہ ۔

DifaSahabah.com

والتاسع: أن يلعب بثوبه ، أو بيدها ، أو بلسانه ، أو يلف الثوب۔

والعاشر: أن يقوم وحده خلف الصّف أن كان فى الصّف فُرجة فكلّها مكروه فى الصّلوة۔

﴿حكم ترك المكروه من المكروهات﴾

ينبغى للمصلى ان يجتنب عنها حتى لا يكون مكروه فى الصلوة۔

*. بú ز کے) وہات میں

ú زمیں) وہات کی تعداد: (۱۰) دس ہے

(اول): دورانú ز بلاوجہ چونکڑی* یا التی* پلتی مار کر بیٹھنا۔

(دوم): ہاتھ کے ساتھ* یت وغیرہ کو گننا۔

(سوم): سجدہ کی حا } میں لومڑی کی طرح*. زو زمین پ بچھا کر سجدہ کر*۔

(چہارم): دورانú زدا N اور*. N طرف متوجہ ہو*۔

(پنجم): ú ز کے دوران آنکھیں بند کر* کیوè یہ یہودیوں کا طر i ہے۔

(ششم): سجدہ میں جاتے ہوئے بلاضرورت سجدے کی جگہ کو در & کر*۔

(ہفتم): ú ز کے دوران سستی کر* اور ادائگی ارکان میں ڈھیل کر*۔

(ہشتم): جمائی 8 ؛ا/ ú ز کے دوران اس کی ضرورت پیش آ جائے تو اس میں کوشش کرے کہ منہ نہ کھولے اور ا/ ممکن نہ ہو تو دا* یں ہاتھ منہ پ رکھ لے* یا اپنے آستین منہ پ

رکھ لے۔

(نہم): اپنے کپڑوں* یا ہاتھ* یا ڑ. ن سے کھیلے* یا کپڑے کو اپنے اردا ً د لپیٹ لے جس سے ارکان ú ز کی ادائیگی میں مشکل ہو جائے۔

(دہم): ú ز میں ملنے کے وقت %ó ی صف میں اکیلا ہی کھڑا ہو جبکہ دوسری صفوں میں کھڑے ہونے کی گنجائش ہو۔ یہ سارے. تیں ú ز میں) وہ ہیں۔

﴿) وہات میں سے سے کسی) ہ کے ت ک کا حکم ﴾

ú زی آدمی کو چاہئے کہ:

اپنی ú ز کے دوران ہر قسم کے) وہات سے اجتناب کرے* کہ اس کی ú ز میں کوئی) و*. قی نہ رہے

DifaSahabah.com

٧: بابُ مايفسد الصلوة

وھی اربعة عشر:(١٤)

الأوّل: ألتنحنح بلا عذرٍ۔

والثانی: أن يقول للعاطس يرحمك اللّٰه۔

والثالث: أن يفتح على غير اِمامه ۔

والرّابع: كـلـمةُ: لااله الااللّٰه اِن اراد به الجواب، واِن أراد به الاعلام لاتفسد صلوته ۔

والخامس: اِنكشاف العورة ۔

والسادس: ارتفاع البُكاء من وجعٍ أو مُصيبةٍ ، وان كان بكائه من ذكر الجنّة أوالنّار لم يفسد ۔

والسّابع: ردّ السّلام بيده أوبلسانه ۔

والثامن: ذكر الفائتة ولم يسقط الترتيب ۔

والتاسع: العمل الكثير ، سواءٌ كان باليد أوغيره۔

والعاشر: ألتّكلّم عامداً أو سَاهياً۔

DifaSahabah.com

والحادی عشر: ألأكل وَالشُّرب۔

والثَّانی عشر: أن يَّقول۔آه۔أو۔اُوه۔

والثالث عشر: ألقهقهة والضِحك۔

والرابع عشر: ألاِغمآء۔

﴿حکم فساد الصلوة﴾

وهـذه كـلّها تفسد الصلوة ، سوآءٌ كان عامداً او ساهياً ، و يجب عليه الاعادة ۔

۷*. بú ز کے مفسدات

اور اé تعداد چودہ: (۱۴) ہے

(اوّل): بلاوجہ ú زی آدمی کا کھا ˝ کر*. ۔

(دوم): دوران ú ز*T والے کو جواب , یرحمک اللہ کے ساتھ دینا۔

(سوم): اپنے امام کے علاوہ دوسرے امام کو غلطی بتا*. ۔

(چہارم): کسی آدمی کے سوال کرنے پر اسکے جواب کی NH سے لا الہ الا اللہ پڑھنا۔ اور اگر جواب کی بجائے صرف سائل کو آگاہ کر*. مقصود ہے* کہ اسکو پتہ چل جائے کے وہ ú ز میں مشغول ہے تو اس سے ú ز نہ ٹوٹے گی۔

(پنجم): ستر کا کھولنا* یکھل جا*. ۔

(ششم): کسی مصیبت* یدرد کی وجہ سے اوœ آواز سے رو*. ؛ اور اگر رونے والے کا رو*. A*. یجہنم کے ڈر کی وجہ سے ہو تو ú ز فاسد نہ ہو گی۔

DifaSahabah.com

(ہفتم): دوران ú ز اپنے ہاتھ *یا ز. ن سے سلام کا جواب دینا۔

(ہشتم): صا #,' M ú زی کو کوئی فوت شدہ ú ز* یاد آ جائے، اور ابھی -- اس سے ' M ساقط نہ ہوئی ہو۔

(نہم): دوران ú ز عمل کثیر کر*، خواہ ہاتھ سے ہو خواہ کسی اور طر i سے ہو (اور عمل کثیر وہ ہو* ہے جس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ صا # ú ز میں نہیں ہیں)

(دہم): ú ز کے دوران جان بوجھ کر* یا بھول کر. تیں کر*۔

(* یازدہم): ú ز کے دوران کھا** یا C۔

(دوازدہم): ú زی آدمی دوران ú ز تکلیف کی وجہ سے آہ* یا کوئی غم کی خبر سن کر اوہ کہے اس سے بھی ú ز ٹوٹ جائے گی۔

(سیزدہم): دوران ú ز قہقہہ لگا* یا œ آواز سے ہنسنا؛ چہاردہم: بے ہوش ہو جا* بھی ú ز کو توڑ دیتا ہے۔

(ú ز فاسد ہونے کا حکم)

ا/ کوئی شخص اپنی ú ز میں:

ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی عمل سرا• م دے خواہ وہ جان بوجھ کر ہو* یا بھولے سے ú زی کی ú ز فاسد ہو جائے گی اور ایسی صورت میں ú ز کا اعادہ لازم ہے

DifaSahabah.com

﴿الوضوء﴾

وضوء کے أحکام

Commandment relating to ablution

DifaSahabah.com

۸: بابُ فرائض الوضوء

وهی أربعة:(٤)

الأوّل: غسل الوجه وهو من قصاص الشعر الی اسفل الذقن و الاذنین ۔

والثّانی: غسل الیدین مع مرفقین ۔

والثّالث: مسح ربع الراس ۔

والرّابع: غسل الرجلین مع الکعبین

﴿ترک فرائض کا حکم﴾

فان ترك واحداً أوجزءً من هذه المذكورة لم يجز صلوته فعليه الأعادة ۔

﴿۸*: ب وضوء کے فرائض کا بیان﴾

وضوء میں فرائض کی تعداد چار: (۴) ہے

(اوّل): چہرہ دھو* : اوراس کی مقدار ب* نی کے* لوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے۔ اوردونوں میں ا۔ کان کی لو سے دوسرے کان کی لو۔ دھو* ۔

(دوم): دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو* ۔

DifaSahabah.com

(سوم): چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔

(چہارم): دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضوء میں فرض ترک کرنے کا حکم

اگر کوئی شخص:

ان میں سے کوئی عضو یا عضو کا کوئی حصہ دھونے سے رہ گیا ہو تو اسکی نماز جائز نہ ہوگی اور اس کو پوری نماز دوبارہ ادا کرنی لازم ہوگی۔

DifaSahabah.com

٩: بابُ سنن الوضوء

وهی عشرة:(١٠)

الأوّل: تسمية الله تعالى فى ابتدا ء الوضوء ۔

والثّانی: غسل اليدين ثلاثا قبل ادخا لهما الا ناء

۔ والثّالث: السواك۔

والرابع: المضمضة ۔

والخامس: الاستنشاق۔

والسادس: مسح الاذنين بماء الرأس ۔

والسّابع: تخليل اللّحية بالاصابع ان كانت كثيفة واما ان كانت خفيفة: فيفرض ايصال الماء الى ما تحتها۔

وكذا يسن تخليل: أصابع الرّجلين ان لم تكن مضمومة ، واما ان كانت مضمومة فيفرض ايصال الماء الى ما بينها۔

والثّامن: تكرار الغسل ثلاثا۔

DifaSahabah.com

والتاسع: الاستنجاء بالحجر أو بالمدر أو بما يقوم مقامهما۔

والعاشر: الاستنجاء بالماء عند وجود الماء۔

۹*. ب وضوء کی سنتوں کا بیان

اور اé تعداد دس (۱۰): ہے

(اوّل): ابتدائے وضوء میں بسم اللہ پڑھنا۔

(دوم): اپنے ہاتھ. تن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھو*۔

سوم): مسواک کر*؛ (چہارم): کلّی کر*۔

(پنجم)*. ک میں* پنی ڈالنا اور اس کو صاف کر*۔

(ششم): سر کے مسح سے بچے* پنی سے کانوں کا مسح کر*

(ہفتم): اا ڈاڑھی b ہو تو اسکا انگلیوں کے ساتھ کا خلال کر*، اور اا خفیف یعنی b نہ ہو تو جسم کے چمڑے تک* پنی کا پہنچا* فرض ہے۔ اور اسی طرح* پؤں کی انےں اا آپس میں ملی ہوئی نہ ہوں تو انکا خلال کر* بھی L ہے اور اا آپس میں ملی ہوئی ہوں تو اê + تک* پنی پہنچا* فرض ہے۔

(ہشتم): تمام ا | ء کو تین مرتبہ دھو*۔

(نہم): مٹی* یا پتھر* یا کسی ایسی ہی صاف کر h والی چیز سے استنجاء کر*۔

(دہم)* پنی کے* پئے جانے کی صورت میں اس سے استنجاء کر*۔

DifaSahabah.com

١٠: بابُ مايستحب فى الوضوء

وهى ستة:(٦)

الأوّل: ألنّية۔

والثّانى: ألموالاة۔

والثّالث: ألبداية بميامنه۔

والرّابع: مراعاة التّرتيب بالبداية بمابداء اللّٰه تعالى به۔

والخامس: أستيعاب جميع الرّأس بالمسح۔

والسّادس: مسح الرّقبة بمآء جديد۔

١٠*: ب وضوء کے مستحبات کا بیان

وضوء میں مستحبات کی کل تعداد چھ: (٦) ہے

(اوّل): وضوء کے ابتداء میں وضوء کی M کر*۰۔

(دوم): تمام وضوء کے ا ! ءکو پے در پے دھو*۰۔

(سوم): تمام ا ! ءکو دھوتے وقت پہلے دا N طرف والے ا ! ءسے آغاز کر*۰۔

(چہارم): وضوء کی ابتداء اور ت M کا اسی # از میں لحاظ کر*۰ جیسے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فر*ما یہ ہے۔

(پنجم): مسح کرتے وقت ا یـ*. رسارے سر کا احاطہ کر*۰۔

(ششم): نئے* پ نی کے ساتھ اَ دن کا مسح کر*۰۔

DifaSahabah.com

۱۱: بابُ آداب الوضوء

وھی ستۃ:(٦)

الأوّل: ترک الکلام سوی الادعیۃ اللتی یدعیھا عند غسل کل عضو۔

والثانی: المضمضۃ و الاستنشاق بیدہ الیمنی۔

والثالث: الامتخاط بیدہ الیسری ۔

والرّابع: سترالعورۃ بعدالاستنجآء فی بیت الخلاء۔

والخامس: ترک الاستقبال جھۃ القبلۃ وترک استدبارھا فی بیت الخلاء فی البناء والصحرآء۔

والسادس: ترک الاستقبال عین الشمس و القمر و ترک استدبارھما فی البنیان و البریۃ

۱۱*: ب وضوء کے آداب کا بیان

وضوء کے آداب کی تعداد چھ: (٦) ہے

(اول): دوران وضوء* ت A کر* چھوڑ دے ۔سوائے ان دعاؤں کے جو تمام ا ء کے دھونے کے اوقات میں پڑھنا مستحب ہیں۔

DifaSahabah.com

(دوم): دا N ہاتھ سے کلی کر*٠ *یٗ*٠ ک میں* پ نی ڈالنا۔

(سوم)*. N ہاتھ سے*٠ ک صاف کر*٠ ۔

(چہارم): .M\ الخلاء میں استنجاء کے بعد بلا وجہ اپنا ستر نہ کھولے۔

(پنجم): دوران استنجاء قبلہ کی طرف منہ نہ کر*٠ ۔اور اسکی طرف پشت نہ کر*٠ خواہ یہ استنجاء عمارت میں ہو* یہ کھلی جگہ پ وضوء کے لئے کیا جار ہا ہو۔

(ششم): استنجاء عمارت* یہ کھلی جگہ پ کرنے کی صورت میں سورج اور چا+ کی طرف منہ نہ کر*٠ ۔

DifaSahabah.com

۱۲: بابُ نوافل الوضوء

وهی ستّة : (٦)

الأوّل:استقبال القبلة فی الوضوء دون الاستنجاء۔

والثّانی : ذکر الدعاء عند غسل کل عضو۔

والثّالث : البداية برجله اليسرى اذا دخل فی بيت الخلاء واذا خرج يبداء برجله اليمنى ۔

(والرّابع) : رش الماء على السراويل۔

(والخامس) : مسح اليد على الحائط بعد الاستنجاء بالماء۔

(والسّادس) : غسل اليدين بعد مسح الحائط وينظر الى السماء والارض ويقراء۔

(الحمد لله الذى جعل الماء طهورا والاسلام نورا ودليلا الى الله والى جنات النعيم اللهم حصن فرجى وطهر قلبى ومحص ذنوبى)

DifaSahabah.com

۱۲* ب وضوء کے نوافل کا بیان

نوافل وضوء کی کل تعداد چھ : (۶) ہے

(اول): وضوء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر*ٔ اور استنجاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کر*ٔ ۔

(دوم): ہر وضوء کے عضو کو دھوتے وقت اس کی مسنون دعاء پڑھنا۔

(سوم): M الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے** ںی* ؤں # رکھے اور "3" وقت پہلے دا* ںی* ؤں* ہر رکھے۔

(چہارم): شلوار وغیرہ پہ جہاں • & لگنے کا # یشہ ہو وہاں * نی کے پےٹ مارلے؛

(پنجم) * نی کے ساتھ استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ زمین پہ مل کر دھوئے؛

(ششم): ہاتھ زمین پہ ملنے کے بعد دھوئے اور آسمان سے زمین -- دیکھے اور یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طُہُوراً وَالْاِسْلاَمَ نُوراً وَدَلِیْلاً اِلَی اللّٰہِ وَاِلَی جَنّاتِ النَّعِیْمِ ، اَللّٰہُمّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَہِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوبِیْ

"جمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے * نی کو* کیز گی اور اسلام کو نور اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے اور جنتِ نعیم کا راستہ بنا* اے اللہ میری ستر کی حفاظت فرما اور میرے دل کو* ک اور مجھے H ہوں سے محفوظ فرما۔

DifaSahabah.com

١٣: بابُ كراهية والوضوء

وهى ستة:(٦)

الأوّل: ألتّعنيف أى ضرب الماء على ا لوجه ضربا شديدا۔

والثّانى: الامتخاط فى الماء۔

والثّالث: المضمضة والاستنشاق بيده اليسرى من غير عذر۔

والرابع: الكلام عند الاستنجآء۔

والخامس: القاء البول والغائط فى الماء۔

والسادس: ألنظر الى عورته۔

۱۳*. ب وضوء کے) وہات

) وہات وضوء کی تعداد: ٦ ہے

(اول): یہ کہ منہ دھوتے

DifaSahabah.com

وقت اپنے چہرے پر زور سے* پنی مارے۔

(دوم)* پنی میں*ٴ ک صاف کر کے سنک ڈالنا۔

(سوم): بلاکسی مجبوری* N ہاتھ سے کلی کر*ٴ اور*ٴ ک صاف کر*ٴ ۔

(چہارم): استنجاء کرتے وقت* تیں کر*ٴ ۔

(پنجم)* پنی میں Q ب** پ خانہ کر*ٴ ۔

(ششم): کسی بھی حا } میں اپنے ستر کو دیکھنا۔

(اَللّٰهُ أَكْبَر)

DifaSahabah.com

١٤: بابُ مناهى الوضوء

وهى ستة:(٦)

الاوّل: اســـرافُ الــمَـــاء ، اى غَسل الأعضـــاء المفروضة أكثر من ثلاث ۔

والثانى: ألتّقتيـر فـى الـماء ، أى غسل الأعضـاء بحيث يكون أقرب الى الدّهن۔

والثالث: ألـمسح على الرّجلين بغيرخف ، لانّه من أعمال كبيرة للروافض۔

والرابع: ألمسح على الخفين ، وفيهماخرقٌ كثير۔

والخامس: كشف العَورة عند الوُضوء۔

والسادس: الاستنجاء بيد اليُمنى من غير عذر۔

۱۴*: ب وضوء کے ممنوعات

وضوء میں ممنوعات کی کل تعداد: ٦ چھ ہے

(اول)*پنی استعمال کرنے میں اسراف کر*، وہ ایسے کہ فرض ا ؛ ءکوتین مرتبہ سے ز*یدہ دھو*۔

DifaSahabah.com

(دوم)*: پنی استعمال کرنے میں کمی کر*ٔ اسے کہ*پنی کو تیل کی طرح استعمال کر*ٔ۔

(سوم): بغیر موزوں کے*پ ؤں پر مسح کر*ٔ، کیوè یہ اہل تشیع کے علامات ب ڑی ¶ نیوں میں سے ای ہے۔

(چہارم): ایسے موزوں پر مسح کر*ٔ جن میں بہت ز*ی دہ پھٹے ہوئے ہوں۔

(پنجم): دوران وضوء اپنے ستر کو کھولا رکھنا۔

(ششم): بلا کسی عذر کے دا N ہاتھ سے استنجاء کر*ٔ۔

﴿ الله اکبر ﴾

DifaSahabah.com

۱۵: بابُ نواقض الوضوء

وهى عشرة:(۱۰)

الاول : كلّ خارج من أحدى السّبيلين أومِن غيرالسّبيلين ، الاالبُزاق، والمخاط ، وماءٌ خرج من الأُذنين ، والعينين من غير علّة۔

والثانى: ألقىء ملاء الفم۔

والثالث: ألنّوم مستنداً ، أو متكئًا ، أو مضطجعاً۔

والرّابع: ألقهقهة فى كلّ صلوة ذات ركوع وسجود ، ولا تنقض الوضوء فى صلوة الجنازة بل تفسدها فقط ۔

والخامس: ألجُنون۔

والسادس:ألاغمَاء۔

والسابع: مصّ علقةٍ ، او قرادٍ كبيرٍ عضواً فامتلاءَ مِن الدّم۔

والثامن: ألسّكر ولو بأكل الحشيشة وحده ، ان

DifaSahabah.com

لا يعرف الرجل من المراة ۔

وقال : اذا دخل فى بعض مشية تحول فهو سكران ۔

وقد رجحو قولهما ۔ و أكثر المشائخ على قولهما و اختاروه للفتوى ، و هوالصحيح۔

والتاسع: ألدّم الخارجُ مع البُزاق ان غلب الدّم على البزاق أو ساواه ۔

و العاشر: ألشّك فى الوضوء ، بانه توضاء ام لا ، وكان قبل ذلك محدثاً باليقين ،

وأمّا اذا تيقّن فى الوُضُوء وشكّ فى أنّه أنتقض أم لا ۔ فلا وضوء عليه ۔

۱۵*. ب نواقض وضوء کا بیان

وضوء کے نواقض کی تعداد: (۱۰) ہے

(اول): ہروہ چیز جوسبیلین* یٖ غیر سبیلین میں سے خارج ہو۔سوائے منہ سے عام 3 والے تھوک**یٖ ک سے 3 والا سنک* یٖ وہ* پٖنی جو کانوں* یٖ آنکھوں سے بلا کسی بیماری کے نٖ ہو۔

(دوم): اتنی قے کر* جو منہ بھرنے کی مقدار کے ,. ا. ہو۔

DifaSahabah.com

(سوم): ٹیک لگا کر* یا تکیہ لگا کر* یا پہلو کے بل سو*۔

(چہارم): ہر رکوع اور سجدہ والی ú ز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا، لہذا ú ز جنازہ میں ہنسنے سے وضوء نہیں ٹوٹے گا البتہ ú ز ٹوٹ جائے گی۔

(پنجم): Kا ن کو جنون کی مرض لاحق ہو جانے سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

(ششم): بے ہوش ہو جانے سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

(ہفتم): ú ز کے دوران خون کا آبلہ چوس 8 * یہ ے ساتھ کی جو- آدمی کا اتنا خون چوس لے جس سے وہ خون سے بھر جائے۔

(ہشتم): ایسے o میں مبتلاء ہو جا* کہ آدمی اور عورت میں فرق نہ کر سکے اور یہ 1 چاہے افیون کے کھانے سے ہی ہو جائے یہ قول صاحبین کا ہے۔

اور امام صا # نے فرما* کہ: اگ اس o کے ساتھ پیدل چلنے میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو جائے تو اس کو 1 میں مبتلاء ہو* کہا جائے گا، اور اکثر ائمہ کرام نے صاحبینؒ کے قول کو ترجیح دی ہے، اور اسی کو پسند کیا ہے اور فتوی دینے کے لئے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور یہی صحیح ہے

(نہم): منہ سے تھوک کے ذریعے 3 والا خون، اگ تھوک پر غا) آ جائے* یا اس کے مساوی ہو جائے تو اس سے بھی وضوٹوٹ جائے گا۔

(دہم): وضوء کے ہونے* یا نہ ہونے کے* رے میں شک پیدا ہو جائے جبکہ اس سے پہلے وہ یقینی طور پر بے وضوء تھا۔

اور اگ *. وضوء ہونے میں وہ یقین سے تھا لیکن اسے شک اس* رے میں پیدا ہوا کہ نہ جانے وضوء ٹو* ہے* یا نہیں ٹو* تو اس صورت میں وہ* وضوء ہی سمجھا جائے گا۔

DifaSahabah.com

﴿الغُسل﴾

غُسل کے اَحکام

Commandment relating to Both

DifaSahabah.com

١٦: بابُ فرائض الغسل

وهی ثلاثة:(٣)

الأوّل: ألمَضمضة۔

والثانی: ألاستنشَاقُ۔

والثالث: غَسلُ سَائر الجسدِ جَميعا۔

١٦*: ب فرائض غسل میں

غسل کے فرائض کی تعداد تین: (۳) ہے

(اوّل): کلی کر*۔ (اس میں غرارہ کر** یِ گلے میں* پِ نی پہنچا* لازم نہیں ہے)

(دوم)*ک میں* پِ نی ڈالنا۔

(اس کی مقدار صرف* ک کی کچی ہڈی -* پِ نی کا پہنچا* لازم ہے اس سے ز* یِ دہ نہیں بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ* پِ نی* ک مین یوں کھینچتے ہیں کہ وہ بعد میں ان کے لئے تکلیف کا* (C ہے)

(سوم): سارے جسم کو ا یِ -* ب ردھو*۔

١٧: بابُ سنن الغسل

وهی ستة(٦):

الاول: أن يّبداء بغَسل اليدين۔

والثانی: أن يّغسل فَرجه۔

والثالث: أن يّزيل النَّجاسة عن بدنه۔

والرابع: أن يّتوضاء قبل الغُسل الاّ قَدميه۔

و الخامس: أن يّفيض المَاء على سائر جسده ثلاثاً۔

والسادس: أن لّا يغسل رجليه الاّعلى خشبةٍ أو حجرٍ أو اجرٍ أو غير ذلك ۔

١٧*: ب غسل کی سنتیں

غسل میں سنتوں کی تعداد چھ: (٦) ہے

(اوّل): غسل کی ابتداء ہاتھ دھونے سے کرے۔

(دوم): اپنی ستر دھوئے۔ خواہ وہاں • & ہؤ* یہ نہ ہو۔

(سوم): اپنے+ ن,پ لگی • & کوزائل کرے۔

(چہارم): غسل سے پہلے اپنے قدم دھونے کے علاوہ مکمل وضوء کرلے؛

(پنجم): تین مرتبہ اپنے سارے جسم پر پانی بہائے۔

(ششم): اپنے پاؤں نہ دھوئے البتہ اگر کسی لکڑی یا پتھر یا اسی طرح کی کسی اور چیز پر کھڑا ہوا ہو تو پاؤں دھولے۔

١٨: بابُ آداب الغسل

وهى ستّة : (٦)

الأوّل: أن يَّغسل فى مكانٍ لا يراه أحد۔

والثّانى: أن لا ينظر الى عَورته۔

والثّالث: أن لا يتكلم ۔

والرّابع: أن يغسِل قدميه اٰخر۔

والخامس: أن يمسح بمنديلٍ بعد الغُسل۔

والسادس: أن يُّصلّى على النّبى ﷺ بعد الغُسل۔

۱۸*. ب غسل کے مستحبات

غسل میں مستحبات کی تعداد چھ(٦) ہیں

(اوّل): ایسی جگہ غسل کرے جہاں بے,پ دگی نہ ہوتی ہو؛

(دوم): بلا وجہ اپنی ستر کو نہ دیکھے۔

(سوم): دوران غسل*. تیں نہ کرے

(چہارم): اپنے* پ ؤں & سے آ% میں دھوئے۔

(پنجم): غسل کے بعد تولیہ وغیرہ سے اپنا جسم صاف کرلیں۔

(ششم): غسل کے بعد نبی ﷺ,پر درود,پڑ ہے (کیوè آپ کی وجہ سے اللہ تعالی نے طہارت کے احکامات عنا$ فرمائے ہیں)

۱۹: بابُ معانی الموجبة للغسل

وهو علی نوعین:

الاول: حقیقی کأنزال المنیّ علی وجه دفقٍ و شهوةٍ من الرّجل والمراة فی حالة النّوم والیقظة وکذا الحیض والنّفاس۔

والثّانی: حکمیٌّ کمَن استیقظ من النّوم ویری منیّا أو مذیّا ولم یتذکر الاحتلام ، فیحکم علیه بالغُسل احتیاطاً ۔

۱۹*: ب موجبات غسل

موجبات کی دوقسمیں ہیں

(پہلی قسم حقیقی): اور یہ وہ ہے جس سے حقیقت میں غسل لازم ہو* ہے جیسے منی کا شہوت اور جوش کے ساتھ مرد* یا عورت کے جسم میں سے سوتے* یا جاگنے کی حا) میں %اج ہو* ؛اورعورت کا حیض* یا Î س سے* پ ک ہو*

(دوسری قسم حکمی): جس سے غسل حکماً لازم ہو* ہے: جیسے آدمی سونے سے بیدار ہواوراپنے کپڑوں میں منی* یا مذی دیکھے1 اسکو احتلام کا ہو* یا دنہیں اسی صورت میں غسل کا حکم احتیاطاً* یا جا* ہے

اَللّٰهُ أَكْبَر

۲۰: بابُ الغسل المسنون

وهو اربعة:(٤)؛ عند ابی حنیفةؓ

الاوّل: غُسلُ الجُمعة۔

والثانی: غُسل العِیدین۔

والثالث: غُسل یوم عرفة۔

والرابع: غُسل الاحرام عندَ المیقات۔

*ب مسنون غسل کے موقعے

امام اعظم کے نزدیک مسنون غسل کے کل چار مقامات (۴) ہیں

(اوّل): ںماز جمعہ کے لئے غسل کرنا؛

(دوم): عیدیں کے لئے غسل کرنا؛

(سوم): یوم عرفہ کے لئے غسل کرنا؛

(چہارم): میقات سے احرام باندھنے کی لئے غسل کرنا؛

بحمداللہ تعالیٰ

خلاصة كيدانى

تألیف

علامہ لطف اللہ النسفی المیدانی

﴿تحقیق و ترجمہ﴾

مُفتی رشید أحمد ألعَلوی

مکتبة دار المعارف العلویة

muftirashid@gmail.com

*٠ شروطابع : مؤلف ومحقق : مفتی رشید احمد العلوی

خطیب جامع مسجد سیکٹر:AA۔فیز:۴ لاہور* پکستان

Hello:92-300-4117020

مصنف اور اسکی تصنیف

تو طریق صلوۃ ہیچ نہ دانی ﴿ نہ دانی خلاصۂ کیدانی

لطف اللہ نسفی معروف بہ فاضل کیدانی کے حالات زندگی زیادہ نہیں ملتے ان سے فقہ حنفی کے مطابق طریق نماز پر مختصر رسالہ ''خلاصہ کیدانی'' یادگار چھوڑا ہے؛ کسی افغانی عالم نے ۔ بندی کی

تو طریق صلاۃ کے می دانی ﴿ نہ خوانی خلاصہ کیدانی

خلاصہ کیدانی کی ر [اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا فارسی ترجمہ شیخ جمال نے زیب النساء بیگم کی فرمائش پر کیا، جس کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے۔

مزید یہ کہ علامہ علی القاری نے اسی کتاب میں مذکور مسئلہ تشہد میں اشارہ سبابہ کے رد میں ایک رسالہ لکھا تھا اور اور علمائے افغانستان اور ما وراء النہر پر خلاصہ کا اثر اس قدر رہے کہ وہ تشہد میں اشارۂ سبابہ کو حرام جانتے ہیں اور بعض حضرات نے یہ مسئلہ حضرت مجدد الف ثانی کی طرف بھی منسوب کیا ہے انہیں باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مختصر جامع رسالہ دسویں صدی ہجری کے دوران لکھا گیا ہے

اسکا پشتو ترجمہ بنام ''توضیح المعانی'' صوبہ سرحد (پاکستان) کے مشہور صوفی بزرگ حضرت میاں عمر چمکنی نے کیا جسکا ایک قلمی نسخہ صاحبزادہ فضل احمد پشاوری کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اسکا ایک عربی نسخہ مدرسہ ة العلوم کے کتب خانے میں محفوظ ہے؛

بسم الله الرحمن الرحيم

متن

خلاصة الصلوة

لعلامة الفقيه لطف الله الميدانى الكيدانى النسفى الحنفى

المتوفى فى قرن العاشر

المحتویات

۱:	تمهید	٦٢
۲:	ألفرضُ	٦٥
۳:	ألواجبُ	٦٥
٤:	ألسنةُ	٦٥
٥:	ألمستحبُ	٦٥
٦:	ألمباحُ	٦٥
۷:	ألمحرمُ	٦٥
۸:	ألمکروهُ	٦٦
۹:	المفسد	٦٦
۱۰:	البابُ الأوّلُ فی بَیانِ الفَرآئضِ	۷۲
۱۱:	البابُ الثّانی فی الوَاجِبَاتِ	۷٤
۱۲:	البابُ الثّالث فِی السُّنَنِ	۷۹
۱۳:	البابُ الرّابع فی المُستَحَبَّاتِ	۸۳
۱٤:	البابُ الخَامس فی المُحرَمَاتِ	۸۷
۱٥:	البابُ السّادس فی المَکرُوهَاتِ	۸۹
۱٦:	البابُ السّابع فی المُبَاحَاتِ	۹٦
۱۷:	البابُ الثَامن فی المُفسِدَاتِ	۹۸
۱۸:	البابُ التّاسع الفرقُ بینَ صلوٰة الرّجلِ والمَرأة	۱۰۱
۱۹:	البابُ العَاشَرةُ فِی الصَّلوٰة المُتَفرّقَةِ	۱۰۸
۲۰:	البابُ الحادی العَشرفی أَدْعِیَةِ الماثُورَة	۱۱۳
۲۱:	البابُ الثَانی العَشَرةُ فِی کَیفِیَّةِ تَرکِیبِ الصَّلَاة	۱۳٤

تمهيد

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

اِعْلَمْ : بِأَنَّ الْعَبْدَ مُبْتَلىً بَيْنَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيُثَابَ ، وَبَيْنَ اَنْ يَّعْصِيَهُ فَيُعَاقِبَ ۔ وَالْاِبْتِلآءُ : يَتَعَلَّقُ بِالْمَشْرُوْعِ ، وَغَيْرِالْمَشْرُوْعِ ، فِعْلًا ، وَّ تَرْكاً

فَلَا بُدَّ مِنْ بَيَانِ اَنْوَاعِ الْمَشْرُوْعَاتِ ، وَغَيْرِ الْمَشْرُوْعَاتِ ، وَبَيَانُ مَعَانِيْهَا ، وَ أَحْكَامِهَا لِيَسهَلَ عَلَى الطَّالِبِ دَرْكُهَا ، وَضَبْطُهَا ، فَنَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق

أَلْـمَشْرُوْعُ أَنْوَاْعٌ اَرْبَعَةٌ : (١) : فَرْضٌ ۔ (٢) : وَ وَاْجِبٌ (٣) : وَ سُنَّةٌ (٤) : وَ مُسْتَحَبٌّ ، وَيَلِيْهَا (٥) : أَلْمُبَاْحُ ۔ وَغَيْـرُالْـمَشْـرُوْعَـاتِ نَـوْعَـانِ (٦) : مُحَـرَّمٌ ۔ (٧) : وَمَـكْـرُوْهٌ ، وَيَتْلُوْهُمَا (٨) : أَلْمُفْسِدُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوْعِ فِيْهِ ۔ فَالْكُلُّ ثَمَانِيَةُ أَنْوَاْعٍ ۔

﴿ اللهُ أَكْبَرُ ﴾

﴿ ,ترجمہ مقدمہ ﴾

تمام تعریفیں اس ذات والا صفات کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ,پروردگار ہے۔اور بہترین ا• م اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کے لئے ہے۔اور اللہ تعالی کی بے حد وحساب ,برکتیں ،رحمتیں اور سلام *نازل ہوں اسکے خاص رسول محمد ﷺ ,پر ،اور اس کے ساتھ ساتھ آپکی *پاکیزہ آل،اور اé اقتداء کرنے والے اُمت کے تمام افراد ,پر بھی *نازل ہوں۔

جان لو: کہ ہر Kl ن اس *بات کا مکلّف (ذمہ دار) ہے کہ وہ اللہ تعالی کے احکامات کی اطاعت کرتے ہوئے ثواب کا مستحق ہو *یا اسکی *نافرمانی کرتے ہوئے سزاء کا حقدار بنے۔اور بندے کے مکلّف (ذمہ دار بنائے جانے میں دو *باتوں کو پیشÃ رکھا Hَ ہے اور وہ یہ کہ *یا تو اسکو امور مشروعہ کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے،اور *یا امور غیر مشروعہ کا مکلّف بنا *یا Hَ ہے،اوران میں سے ہر ا یک کی دو دو قسمیں ہیں *یا تو امور مشرعہ کا لحاظ ارتکاب فعل ہوگا *یا ترک فعل سے ہوگا۔

لہذا یہ *بات جاننا ضروری ہے کہ: اللہ تعالی کی طرف سے مشروع اور غیر مشروع امور کون سے ہیں اور اé اقسام کتنی ہیں اور اê معانی کیا ہیں۔اور اê متعلقہ احکامات بیان کئے جاN ئے *تا کہ طالبان علم دین کیلئے انکا سمجھنا اور اæ *یاد کر *نا آسان ہوجائے۔لہذا اللہ تعالی کی توفیق ,پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم اپنا مدّعا بیان کرنے کا آغاز کرتے ہیں۔

اللہ تعالی کی طرف سے بندے ,پر مشروعہ امور کی کل چار قسمیں ہیں (۱):

فرائض (۲): واجبات (۳): سنن(۴): مستحبات ،اور ا یـ قسم ا **ê** ضمن میں مز± بیان کی جاتی ہےاوراسکا* م (۵): مباح ہے

اوراللہ تعالی کی طرف سے بندے کیلئے غیر مشروع امور کی دو قسمیں ہیں۔(۶): حرام اور(۷): **)** وہ،اورا **ê** ضمن میں ا یـ اور قسم بیان کی جاتی ہے جسکو(۸): مفسد عمل کہا جا* ہے۔اس بناء پر یہ کل آٹھ اقسام ہیں *پانچ امور مشروعہ کی اور تین امور غیر مشروعہ کی۔

التعريفات

(١) أَمَّا الُفَرُضُ:فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيُلٍ قَطُعِيٍّ لَا شُبُهَةَ فِيُهِ ـ وَحُكُمُهٗ : اَلثَّوَابُ بِالُفِعُلِ وَالُعِقَابُ بِالتَّرُكِ بِلَاعُذُرٍ ـ وَ الُكُفُرُ بِالُاِنُكَارِفِى الُمُتَّفَقِ عَلَيُهِ ـ

(٢) وَالُـوَاُجِـبُ:مَـاثَبَـتَ بِـدَلِيُلٍ فِيُهِ شُبُهَةٌ ـ وَحُكُمُهٗ : كَحُكُمِ الُفَرُضِ عَمَلاً لَا اِعُتِقَاداً فَلَا يُكُفَرُجَاحِدُهٗ ـ

(٣) وَ السُّـنَّةُ:مَـاوَاظَـبَ عَلَيُهِ النَّبِيُّ مَعُ تَرُكِهٖ مَرَّةً اَوُ مَـرَّتَيُنِ ـ وَحُكُمُهٗ: الثَّوَابُ بِالُفِعُلِ ، وَ الُعِقَابُ بِالتَّرُكِ فِىُ سُنَّةِ الُهُدٰى ـ

(٤) وَالُـمُسُتَـحَـبُّ:مَـافَـعَـلَـهٗ النَّبِيُّ مَرَّةً وَ تَرَكَهٗ مَرَّةً اُخُـرٰى ـ وَمَااَحَبَّهُ السَّلُفُ ـ وَحُكُمُهٗ : الثَّوَابُ بِالُفِعُلِ ، وَعَدُمُ الُعِقَابِ بِالتَّرُكِ ـ

(٥) وَ الُـمُبَـاحُ:مَـايُـخَيّـرُالُـعَبُدُ بَيُنَ الُاِتُيَانِ وَالتَّرُكِ ـ وَحُكُمُهٗ : عَدُمُ الثَّوَابِ وَالُعِقَابِ فِعُلاً وَ تَرُكاً ـ

(٦) وَالْـمُـحـرَمُ:مَـاثَبَـتَ الـنَّهْیُ فِیْهِ بِلَا مُعَارِضٍ لَهٗ ۔ وَحُـكْـمُـهٗ : الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ ل ، وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ ، وَالْكُفْرُ بِالْإِسْتِحْلَالِ فِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ ۔

(٧) وَالْـمَـكْـرُوْهُ:مَـاثَبَـتَ الـنَّهْـیُ فِیْهِ مَعَ الْمُعَارِضِ ۔ وَحُـكْـمُــهٗ : أَلثَّـوَابُ بِــالتَّـرْكِ الْمَوْصُوْفِ ۔ وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَعَدْمُ الْكُفْرِ بِالْإِسْتِحْلَالِ ۔

(٨) وَالْـمُـفْسِدُ:هُوَالنَّاقِصُ لِلْمَشْرُوْعِ فِیْهِ ۔ وَحُكْمُهٗ : أَلْعِقَابُ بِالْفِعْلِ عَمَداً ، وَعَدَمُهٗ سَهْواً ۔

ثُـمَّ اِعْـلَـمْ:بِأَنَّ الصَّلوٰةَ جَامِعَةٌ لِلْاَرْبَعَةِ الْأُوَلِ شَرْعاً وَقَـدْتـوْجَـدُ الاَرْبَـعَةُ اْلاُ خَرُ فِیْهَا طَبْعاً فَلَابُدَّ تَفْصِیْلِ كُـلِّ نَـوْعٍ ، وَتَـعْـدَادِ هَـا بِـطَـرِیْـقِ الْاِنْـحِـصَـارِ، وَالْاِ خْتِـصَــارِ ۔ مُـرَتّبـاً عَـلیٰ ثَمَـانِیَةِ اَبوَابٍ تَیْسِیْراً لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ﴾

تعر d ت

(ا): فرض وہ امر شرعی ہو‪ ہے جو ایسی دلیل قطعی سے‪ $. ہو کہ اس میں کوئی شبہہ نہ ہو اور اسکا حکم یہ ہے کہ بندہ اسکے مطابق عمل کرنے پ ثواب اور بلا وجہ چھوڑنے پ اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا مستحق ہو‪ ہے۔ اوران میں جو ایسے فرائض ہیں جن کی فرضیت پ امت کا اتفاق ` آرہا ہے اسکی فرضیت کے انکار کرنے پ آدمی کافر ہو جا‪ ہے۔ اور اسی پ ائمہ کا اتفاق بھی ہے۔

(۲): وا. # وہ امر شرعی ہے جو ایسی دلیل سے‪ $. ہو جس میں دوسرے معانی کا شبہہ ہو۔ اور اسکا حکم صرف عمل کرنے میں فرض کی طرح ہے عقیدے میں اسکی طرح نہیں لہذا اسکے وجوب کے انکار کرنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

(۳): اور نـL وہ امر شرعی ہے جس پ نبی ﷺ نے ہمیشگی کی ہو 1 کبھی کبھی اس کو‪ ک بھی کر‪ ہو۔ اور اسکا حکم یہ ہے کہ اگر یہ عمل نـL مؤکدہ کی قسم کا ہو تو د * میں اس پ عمل کرنے سے ثواب اور اس کے مطابق عمل‪ ک کرنے پ اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا # یشہ ہے۔

(۴): مستحب وہ امر شرعی ہے جسے نبی ﷺ نے کبھی کیا اور کبھی‪ ک کر‪ ، 1 ائمہ اسلاف نے اس کے مطابق عمل کرنے کو پسند کیا ہو، اور اسکا حکم یہ ہے اس کے مطابق عمل کرنے سے ثواب اور‪ ک کرنے سے اللہ تعالی کی جا$ سے عقاب نہ ہوگا

(۵): مباح وہ عمل ہے جسکے مطابق عمل کر** ‪ ک عمل کر‪ Ki ن کے اپنے اختیار میں دے‪ H ہو۔ اور اسکا حکم یہ ہے اس کے مطابق عمل کرنے میں ثواب نہیں ملتا، اور

, ت ک کرنے سے اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا# یشہ نہیں ہے

(۶): حرام وہ عمل ہے جس کا I ہو٭ کسی ایسی دلیل سے٭ .$ ہو جس میں تعارض نہ ہو۔

اور اسکا حکم یہ ہے کہ اس کے ت ک کرنے پر اللہ تعالی کی طرف سے ثواب اور اسکو اختیار کرنے پر سزاء، اور تمام ائمہ کرام کے نزدیک اس کو حلال جان کر اختیار کرنا ٭ . ؤ کفر ہے؛

(۷):) وہ وہ عمل ہے جس کی مما Æ ایسے دلائل سے٭ .$ ہو جس میں تعارض ہو،

اور اس کا حکم یہ ہے اس پر عمل نہ کرنے سے ثواب اور اس کے مطابق عمل کرنے سے سزاء کا خوف ہے۔ اور اگر اسکو حلال جان کر ارتکاب کرے٭ اس کی تکفیر نہ کی جائے گی

(۸): مفسد اس عمل کو کہتے ہیں جو کسی مشروع عمل کے لئے٭ قض ہو٭ ہو۔ اور اس کا حکم یہ ہے اس کو جان بوجھ کر اس کے مطابق عمل کرنا٭ اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا ٭ . ؤ ہو٭ ہے اور اگر بھول کر٭ یا غلطی سے اس کے مطابق عمل کیا جائے تو سزاء کا مو . # نہیں ہے

پھر جان لو: کہ ان احکامات شرعیہ میں سے پہلی چار٭ . تیں تو ú زمیں عموماً٭ پ ئی جاتی ہیں جبکہ٭ . قی چار اس میں ضمناً پ ئی جاتی ہیں۔

لہذا: ضروری ہے کہ ہر قسم کی تفصیل اور ú زمیں ا é تعداد مختصر طر j سے بیان کر دی جائے۔ اسی بناء پر ہم عام مسلمانوں کی آسانی اور سہو) کے لئے اس کو آٹھ ابواب میں تقسیم کرتے ہیں

....

نوٹ: واضح ہو٭ چاہئے کہ عمل کی کل آٹھ قسمیں ہیں، ا فرض، ۲ وا . # ، ۳ ، Ł ۴، Ò ،

۵مستحب،۵،) وہ،٦مفسد،اور٧حرام،کیوèاَ کوئی*۔ت کتاب اللہ کے صریح حکم سے *۔$ ہواوراس میں کسی قسم کا تعارض بھی نہ ہواور جس+ از سے حکم 5اسی + از سے اس,پ عمل کیاH ہوتو وہ فرض کہلا* ہے اس کی دوقسمیں ہیں جس کا حکم بلاکسی تحد+ کے ہو وہ فرض عین ہے اور جس کا حکم کسی حد بندی کے ساتھ ہو وہ فرض کفایہ کہلا* ہے۔اس کا انکارکر* کفر ہے۔

اور اَ فرضیت کسی ایسی وجہ سے ہوئی ہو کہ اس میں تعارض ہو* اسکے ثبوت میں ظن آجائے 1اس میں تعامل نبی ﷺ شامل ہواس کووا۔# کہتے ہیں۔

اس کے بعد اَ وہ عمل رسول اللہ ﷺ سے داEعمل سے* .$ ہو* ہولیکن کبھی کبھی اس کو آپ نے ت ک بھی کر* ہواوراس کے ادا کرنے میں عقاGملوث نہ ہوتے ہوں اس کو ٹ کہا جا* ہے۔اس کی دوقسمیں ہیں ٹ مؤکدہ اور ٹ غیرمؤکدہ ٹ مؤکدہ وہ عمل ہے جس کے عمل کی جا$ * دہ رغبت ہواورامت نے بھی اس کو عمل میں اسی + از میں قبول کرلیا ہواور اَ رسول اللہ ﷺ سے وہ عمل* .$ تو ہو* ہو1اس,پ اس + از کی مواضبط نہ ہو* امت نے اس کواس + از میں قبولیت عمل کے لئے قبولیت میں نہ اختیار کیا ہواس کو ٹ غیرمؤکدہ کہا ہے۔اوراسی میں رسول اللہ ﷺ کے اعمال کی*۔ت بھی آجائے گی کہ اَ رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام* یا صالحین نے اس کے مطابق اپنا اسوہ بنالیا ہووہ چیز ٹ کے درجہ میں ہوگی اوراس کے مطابق عمل کرنے سے اسی طرح % ملے گا جیسے ٹ رسول,پ عمل کرنے سے% ملتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ عبادات میں سنیت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے جبکہ ز+ گی کے عمومی اعمال میں اسوۂ صالحین کا مقام بھی قابل قبول ہے۔

اس کے بعد درجہÒ کا ہے اس کا عبادات میں اعتبار ہے عام ز+ گی میں استحباب* ی

مندوب کا لفظ استعمال ہو* ہے ان کے عمل میں لانے سے% وثواب ملتا ہے جو کمی فرائض وواجبات میں رہ جائے اسکی تکمیل اس سے کی جاتی ہے۔

اس کا متضاد) وہ ہے اس کے دو درجات ہیں) وتحریمی اور) وہ تنزیہی:) وہ تنزیہی کا درجہ استحباب* یہ مندوب کے مقابل ہے جبکہ) وہ تحریمی کا درجہ نے مؤکدہ* یہ وا. # کے مقابل ہے۔

اس کے بعد مفسد وہ عمل ہے جس سے عمل فاسد ہو جا* ہے اور اس کے زائل کرنے, عمل مقبول ہو جا* ہے اور مفسد وا. # کے مقابل میں آ* ہے جبکہ مبطل حرام کے مقابل آ* ہے ۔واللہ تعالی اعلم

﴿ اللہ اکبر ﴾

﴿الباب الأوّل فی بیانِ الفرائض﴾

وَهِـى خـمسةَ عشـرَ: بَـعـضُها خارجيَّةٌ ، و بعضها داخليَّةٌ ـ

أمّا الخارجيَّةُ فَثَمَانِيَةٌ :

(١): ألـوقـتُ (٢): وطهـارـةُ البدنِ (٣): والثّوبِ (٤): وَالـمَـكـانِ (٥) وَسترُ العورةِ (٦): وَ أستقبالُ القبلةِ (٧): و النيّةُ (٨): و تكبيرةُ الأُوْلىٰ

وَالدّاخِلِيَّةُ سَبُعَةٌ :

(١): ألــقيــامُ (٢): والـقـرآءـةُ (٣): وَالـرُّكـوعُ (٤): وَالسُّـجـودُ ـ (٥): وَالـقـعدةُ الْاٰخِيرَةُ (٦) : وَالتَّرتيبُ فِيـمـا اتَّـحـدتْ شَـرعِيَتُـه فِى كُلِّ رَكعَةٍ أو فِى جَمِيع الصَّلٰوةِ (٧) : وَ الْخُرُوْجُ بِفِعْلِ الْمُصَلِّىٰ ـ

﴿ اللّٰہُ اَکبَر ﴾

*. ب اوّل ú ز کے فرض کا بیان

اور ú ز میں فرائض کی کل تعداد پندرہ ہے۔اور اé دو اقسام ہیں پہلی قسم خارجی فرائض، اور دوسری قسم داخلی فرائض ہیں۔

<u>ان میں سے خارجی فرائض کی تعداد آٹھ ہے</u>

(۱) وقت یعنی ú ز کا وقت ہو(۲) ú زی آدمی کا+ ن* پ ک ہو(۳) اور اس کے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے بھی* پ ک ہوں (۴) اور وہ جس جگہ وہ ú ز پڑھتا ہو وہ جگہ بھی* پ ک ہو

(۵) اور ستر عورۃ (ا ¡ ئے مخصوصہ کا ڈھاX ہوا) ہوٴ (۶) اور استقبال قبلہ (ò قبلہ کی طرف) ہوٴ (۷) اور ú ز سے پہلے M کا ہوٴ (۸) اور آغاز ú ز میں تکبیر اولی کا کہنا۔

<u>ú ز کے داخلی فرائض سات ہیں:</u>

(۱): ú ز میں قیام کرٴ (۲): اور قرأت کرٴ (۳): ہر رکعات میں رکوع کرٴ (۴): ہر رکعات میں سجدہ کرٴ

(۵): اور آخیری (رکعت کے بعد) قعدہ کرٴ (۶): اور شریعت کی بتائی ہوئی M کے مطابق ú ز کی ہر رکعات ،اور اسی طرح تمام ú ز کو M سے اداء کرٴ ، (۷): اور ú زی آدمی کا ú ز سے کسی ایسے فعل کے ذریعے جو ú ز سے مانع ہو،

﴿البابُ الثانى فى الواجباتِ﴾

وهـى أحـدُ وعشرُون : منها ما يعُمُّ الْمُصلّين ، وجـميـع الـصّـلـوة وهـى سبـعةٌ ۔ ومنها ما يخُصُّ بـعـضَ الـمـصـلّيـنَ وبعضَ الصّلوةِ ۔ و هى أربعةَ عشرَ ۔

﴿ أمّا العامُ :٧﴾

(١) : فـلـفـظُ التّكبيرِ للتّحريمةِ (٢) : والقَعْدَةُ الأُولىٰ (٣) : وَ التّشهـدُ فِـى الـقَـعْدَتَينِ (٤) : والطّمانينةُ فى الرّكوعِ و السّجودِ ۔

(٥) : وَأتيـانُ كـلِّ فرضٍ فِى مواضعِهٖ (٦) : و أتيانُ كلِّ واجبٍ كذٰلك (٧) : و الخروجُ بلفظِ السّلامِ ۔

﴿وأمّا الخاصُ :١٤﴾

(١): فَتَـعْيِيْـنُ الْأُوْلَيَيْـنِ لِلْقِرَآئَةِ (٢): وَ الْفَاتِحَةُ لَهُمَا (٣): وَ اِقْتِـصَـارُهَـا عَـلٰـى مَرَّةٍ (٤): وَ ضَمُّ سُوْرَةٍ اَوْ

ثَـلٰـثِ آيَاتٍ قَصِيُرَةٍ اَوُ آيَةٍ طَوِيُلَةٍ مَعَهَا (٥): و تقديمُ الفاتحةِ عليهَا و هذَا عَلىٰ مَن عَليهِ القِرائةُ ۔

(٦) : والـقـنـوتُ (٧) : والـجـهـرُ فى مَوضعِه جَماعةً والمُخَافَةِ كَذٰلك (٩): وانـصـاتُ المُقتدى وَقتَ قِرائةِ الاِمَامِ (١٠) : و مُتَابعةِ الاِمامِ عَلى أىّ حالٍ وجدَهٗ ۔ وَاِن لـم يكُن مَحُسوباً مِن صَلوتِه ۔

(١١): و سجدةُ التّلاوةِ عَلى الامامِ وَ المُنفَرِدِ (١٢): وتكبيراتُ العِيُدَينِ (١٣): وَ تكبيرُ رُكوعِهمَا۔

(١٤): وسـجـدةُ السّهوِ على الامامِ و المنفردِ بتركهٖ واجبـاً فى الصُّوَرِ الثَّمانيةِ الأُوَلِ من القسمِ الأَخِيُرِ وَ فِىُ جَمِيُعِ الصُّوَرِ مِنَ الُقِسُمِ الاَوَّلِ اِلاَّ الطَّمَانِيُنَةِ ، فَاِنَّهَا وَاجِبَةٌ لِلُغَيُرِ۔

....

<u>وزادا# شرنبلالی فی نورالایضاح من الواجبات۔</u>

(١): و ضمُّ الانفِ للجبهةِ فى السُّجُودِ

(٢): وَ الاِتيَـانُ بـالسـجـدةِ الثّانيةِ فى كلِّ ركعةٍ قبلَ

الاِ نتقَالِ لِغَيرِهَا۔

(٣) : وَالقِيَامُ اِلَی الثّالِثَةِ مِن غَیرِ تَرَاخٍ بَعدِ التّشهدِ ۔

﴿ اللّٰہ أکبر ﴾

*. ب دوم واجباتú ز کا بیان

اورú ز کے دوران واجبات کی تعداد اکیس (۲۱) ہے: ان میں سے بعض واجبات عام ú زیوں کی تمام ú زوں سے متعلق ہیں، اé تعداد سات ہے۔اور بعض واجبات ایسے ہیں جو کچھú زیوں کے ساتھ*۔ بعضú زوں کے ساتھ مختص ہیں ۔اور اé کل تعداد چودہ (۱۴) ہے

<u>اوران میں سے پہلی قسم عام ہے جنکی تعداد (۷) سات ہے:</u>

(۱): ú ز کا آغاز کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کا لفظ استعمال کر*۔۔

(۲): ú ز کی دو رکعتوں کے بعد پہلا قعدہ کر*۔۔

(۳): دونوں قعدوں میں تشہد,پڑھنا۔

(۴): رکوع اور سجدوں کہ اطمنان سے ادا کر*۔۔

(۵): ú ز کے ہر فرض اور رکن کو اس کے اصل مقام,پ ادا کر*۔۔

(٦): اور ہر وا.# کو اس کے اصل مقام,پ ادا کر*۔۔

(۷): اور لفظ السلام کے ساتھú ز کو ختم کر*۔۔

<u>اور دوسری قسمú ز کے خاص واجبات جنکی تعداد چودہ (۱۴) ہے:</u>

(۱): ہرú ز کی پہلی دو رکعات کو قرا$ کے لئے متعین کر*۔۔

(۲): اوران پہلی دونوں رکعات میں سورۃ فاتحہ,پڑھنا۔

(۳): سورۃ فاتحہ ہر رکعات میں ا- مرتبہ,پڑھنا۔

(۴): اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی چھوٹی سورۃ*۔ ا- لمبی آ$ 5۔۔

(۵): سورۃ فاتحہ کی قرائ$ قرآن کی قرائ$ سے پہلے کر*۔

(٦): وِ‌ت کی ںúز کی ت%یری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۷): اور جما{ میں جہریہ قرائ$ کے مقام پر اوœ آواز کے قرائ$ کر*۔

(۸): اور úز میں جہاں آہستہ قرائ$ کر* ہو وہاں مخفی قرائ$ کر*۔

(۹): اور جما{ کے دوران مقتدی کا امام کی قرائ$ کے وقت خاموش رہنا۔

(۱۰): مقتدی úز میں شامل ہوتے وقت امام کو úز کے جس حال بھی* پ ئے اسکی اتباع کرتے ہوئے اس میں شامل ہو جائے۔

(۱۱): امام اور منفرد کو سجدہ تلاوت لازم ہونے پر ادا کر*۔

(۱۲): úز عید کی زائ‍د تکبیرات کہنا۔

(۱۳): اور úز عید میں رکوع کی تکبیر کہنا۔

(۱۴): اور خاص واجبات کی پہلی آٹھ صورتوں میں سے کسی وا.# کے ت‌ک کرنے پر امام اور منفرد دونوں کا سجدہ سہو کر*۔ جبکہ عام واجبات کی تمام صورتوں میں ت‌ک وا.# پر سجدہ سہو کر* سوائے طمانینت کے کیوè وہ وا.# علی الغیر ہے۔

....

<u>امام شرنبلالی نے اپنی کتاب نور الایضاح میں مندرجہ زیل واجبات کا اضافہ کیا ہے</u>

(۱): سجدہ کی حا} Q‌نی اور* ک کا زمین پر رکھنا۔

(۲): اور ہر رکعات میں پہلے سجدے کیساتھ دوسرا سجدہ کر*۔

(۳): تشہد کے بعد مقتدی کا بلا دیر کئے تیسری رکعات کے لئے کھڑا ہو جا*؛

﴿ اللہ اکبر ﴾

اَلبابُ الثّالث فی السنن

﴿ وَهِــیَ سَبْــعَةٌ وَّعِشْــرُوْنَ ، اَلْـعَـامُ مِـنْهَـا سَبْـعَةَ عَشَرَ:۱۷﴾

(۱): وَهِـیَ رَفْـعُ الْیَـدَیْنِ فِیْ التَّحْرِیْمَةِ (۲): وَفِی الْـقُـنُوْتِ (۳) : وَفِـیْ تَـكْبِیْـرَاتِ الْعِیْدَیْنِ (٤) : وَنَشْرُ الْاَصَابِعِ ثَمَّهٗ (٥) : وَالثَّنَاءُ ۔

(٦) : وَوَضْــعُ الْیُـمْـنٰی عَـلَـی الْشِّـمَالِ (۷) : وَتَـكبِیْـرَاتُ الْاِنْتِـقَـالَاتِ حَتّٰی الْقُنُوْتِ (۸) : وَتَسْبِیْحُ الـرُّكُـوْعِ ثَـلٰثاً (۹) : وَاَخْذُ رُكُبَتَیْهِ فِیْ الرُّكُوْعِ (۱۰) : وَتَفْرِیْجُ الْاَصَابِعُ فِیْهِ

(۱۱) : وَالْــقَــوْمَةُ (۱۲) : وَالْــجَــلْسَةُ (۱۳) : وَالْسَّـجْـدَةُ عَـلــی سَبْـعَةِ اَعْضَـآءٍ (۱٤) : وَ تَسْبِیْحُ السُّـجُـوْدِ ثَـلٰثـاً (۱٥) : وَالْـصَّلوٰةُ عَلَی النَّبِیِّ ں بَعْدَ تَشَهُّدِ السِّلَامِ

(۱٦) : وَ الـدُّعَآءُ بَعْدَهٗ لِنَفْسِهٖ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ

(١٧) : وَالسَّلاَمُ يُمْنَةً وَيُسْرَةً ۔

﴿ وَالْخَاصُّ عَشَرَةً: ١٠ ﴾

(١): جَهْرُ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيْرِ (٢) : وَ مُقَارَنَةُ الْمُقْتَدِیْ تَكْبِيْرَةُ الْإِمَامِ (٣) : وَمُتَابِعَتُهٗ لَهٗ فِیْ سَآئِرِ أَفْعَالِهٖ (٤) : وَ التَّعَوُّذُ وَ أِخْفَاؤُهٗ (٥): وَ التَّسْمِيَةُ بَعْدَهٗ وَ أِخْفَآئُهَا ۔

وَ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ لِلْاِمَامِ وَ الْمُنْفَرِدِ

(٦): وَ التَّأْمِيْنُ سِرّاً لَهُمَا وَلِلْمُقْتَدِیْ فِی الْجَهرِيَّةِ (٧) : والتَّسْمِيْعُ لِلاِمَامِ (٨) : وَ التَّحْمِيْدُ لِلْمُقْتَدِی (٩) : وَ لِلْمُنْفَرِدِ الْجَمْعُ (١٠) : وَ اِفْتِرَاشُ رِجْلِهِ الْيُسْرىٰ لِلْجُلُوْسِ عَلَيْهَا مَعْ نَصْبِ الْيُمْنىٰ فِی الْقَعْدَةِ الْاُوْلىٰ لِلرِّجَالِ ، وَ لِلنِّسَآءِ اَلتَّوَرُّكُ ۔

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ﴾

*. ب سوم ú ز کی سنن میں

اور اé تعداد ستا K (۲۷) ہے ان میں عام سنتیں سترہ (۱۷) ہیں

<u>اور ان میں سے عام سنتوں کا بیان جنکی تعداد ستا K (۲۷) ہے</u>

(۱): تکبیر تحریمہ کے وقت رفع± ین کر*

(۲): و ّ وں میں دعائے قنوت کے وقت رفع± ین کر*

(۳): عیدین کی تکبیرات میں رفع± ین کر*

(۴): تکبیر تحریمہ کے وقت اپنی ا َ ں کھلی رکھنا

(۵): ابتداء میں ثناء پڑھنا

(٦): قیام کے دوران د*یں ہاتھ*. N پر رکھنا

(۷): دوران ú ز ا- رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہوتے وقت تکبیر کہنا

(۸): رکوع میں تین مرتبہ تسبیح کہنا

(۹): دوران رکوع اپنے Ö پکڑ*۔

(۱۰): اس دوران اپنی ا َ ں کھلی رکھنا۔

(۱۱): رکوع سے قومہ میں کھڑا ہو*۔

(۱۲): دونوں سجدوں کے دوران جلسہ کر*۔

(۱۳): سات ا ¡ ء پر سجدہ کر*۔ (سات ا ¡ ء سے مراد: چہرہ، دو ہاتھ، دو Ö، اور دو* پ ؤں ہیں)۔

(۱۴): سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہنا۔

(۱۵): تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑ ہنا۔

(۱۶): ںَ ز کے آ% میں اپنے اور ساری امت کے لئے دعا کر*۔

(۱۷): اور ںَ ز ختم کرنے کے لئے دا N اور* N طرف سلام کے لئے منہ پیر*

<u>اور خاص سنتوں کا بیان جنکی کل تعداد دس (۱۰) ہے</u>

(۱): امام کا او œ اواز سے تکبیر کہنا۔

(۲): مقتدی کی تکبیر امام کی تکبیر کے ساتھ ملی ہوئی ہو*

(۳): ںَ ز کے تمام اعمال میں امام کی اتباع کر*

(۴): تعوذ پڑ ھنا اور آ ہستہ آ واز سے پڑ ھنا

(۵): تعوذ کے بعد آ ہستہ آ واز سے تسمیہ پڑ ھنا اور یہ چار سنتیں دو سے* پ نچ -- امام اور منفرد دونوں کیلئے ہیں۔

(۶): اور امام اور مقتدی دونوں کا۔ اور خاص مقتدی کا جہری ںَ زوں میں آ ہستہ آ واز سے آ مین کہنا۔

(۷): امام کا تسمیع کہنا۔

(۸): اور مقتدی کا صرف تحمید کہنا۔

(۹): اور منفرد ںَ زی کا دونوں کو جمع کر*۔

(۱۰): ںَ زی کا پہلے قعدہ کے دوران** ی* پ ؤں لٹا کر اس پر بیٹھنا اور دا* ی* پ ؤں کھڑا رکھنا۔ اور عورت کا دونوں* پ ؤں ای- طرف نکال کر بیٹھ جا*۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الْمُسْتَحَبَّاتِ

﴿ وَ هِىَ ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ ، اَلْعَامُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ : ١٤ ﴾

(١) : تَـركُ الْاِلْتِـفَاتِ يَمِيْناً وَّشِمَالاً لَمَا قِيْلَ (٢) : وَتَـغْطِيَةُ الْفَمِ عِنْدَ غَلْبَةِ التَّثَآؤُبِ (٣) : وَدَفْعُ السُّعَالِ مَـاالسْتَطَاعَ (٤) : وَزِيَادَةُ الْقِرَآئَةِ عَلَى ثَلٰثِ آيَاتٍ (٥) : وَ تَرْتِيْلُ الْقِرَائَةِ ۔

(٦) : وَتَسْوِيَةُ الرَّأْسِ مَعَ الظَّهْرِ فِى الرُّكُوْعِ (٧): ووضـع ركبتيــه قبـل يديـه (٨) : ووضع يديـه قبل الانف (٩): والانف قبـل الـجبهة لـلسـجـود وعلـى عـكــس ذلك الـرفـع لـلـقيام والسجود بين اليدين (١٠): وتوجيه أصابع يديه ورجليه نحو القبلة ۔

(١١) : و تـرك مسح الجبهه من التراب والعرق قبـل السـلام (١٢) : والـفـصـل بيـن الـقـدمين قدر اربـعة أصـابـع فـى القيام (١٣) : ووضع يديه على فـخـذيـه فـى الـقـعـدة (١٤) : وتحويل وجهه يمنة

ويسرة عند السلام

﴿والخاص تسعة :٩﴾

(١) : رفع يديه فيما سنّ حذآء شحمتيه للرجال ـ وحذآء المنكب للنسآء (٢) : ووضع اليدين تحت السرة للرجال ، وعلى الصدر للنسآء (٣) : وأخراج الكفّين من الكمّين عند التّحريمة للرّجال (٤) : والقراء ة على قدر المرويّ للامام (٥) : و زيادة التسبيحات على الثلث وتراً للمنفرد ـ

(٦) : و أبعاد الضبعين من البطن ، والبطن من الفخذ ، والفخذ من الساق ، و الساق من الارض فى الركوع والسجود للرجال ، وبالعكس للنسآء (٧) : وقرائة الفاتحة بعد الاوّلين للمفترض فى المشهور (٨) : والتسمية قبل الفاتحة فى كل ركعةٍ (٩): وانتظار المسبوق قبل فراغ الامام

﴿الله أكبر﴾

*. ب چہارم ú ز کے مستحبات

اوران کی تعداد ۲۳ ہے اورا é دوقسمیں ہیں

مستحبات کی پہلی قسم عام ہے اوران کی تعداد ۱۴ ہیں

(۱): دوران ú ز دا N* . N نہ دیکھنا۔(۲): جمائی کے غلبہ کے وقت اپنے منہ کو بند رکھنا۔(۳): حتی الامکان کھا ٘ کوروکنا(۴): دوران ú زقرا $ تین * یت سے ز* یدہ کر*۔(۵): ú ز کے دوران ت تیل کے ساتھ قرا $ کر*۔

(۶): رکوع میں اپنی پشت کو . ا. رکھنا۔(۷)اورسجدہ میں جاتے ہوئے زمین . پر اپنے ہاتھوں سے پہلے Ö رکھنا۔(۸)سجدہ میں* ک زمین . پر p سے پہلے اپنے ہاتھ رکھنا۔(۹): اور* ک کو Q نی کے زمین . پر p سے پہلے رکھنا۔اور قیام کے لئے اٹھتے وقت اس کا ا) کر* اور سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان کر*۔(۱۰): دوران ú زا اپنے ہاتھ اور* . پ ؤں کی ا ُ یں قبلہ کی جا $ متوجہ رکھنا۔

(۱۱): سلام پھیرنے سے پہلے اپنی Q نی سے خاک * یِ Ä صاف نہ کر* ۔(۱۲): دوران قیام دونوں* . پ ؤں میں چار انگلی کا فاصلہ رکھنا۔(۱۳): قعدہ کے دوران اپنے ہاتھ اپنی رانوں . پر رکھنا (۱۴): سلام پھیرتے وقت اپنا چہرہ دا N اور* . N طرف پھیر*۔

اورمستحبات کی دوسری قسم خاص ہیں جنکی تعداد ۹ ہے

(۱): ú ز میں جہاں ہاتھ اٹھا* Ł ہے وہاں آدمیوں کا کانوں کی لو- اور عورتوں کو کندھوں- ہاتھ اٹھا*۔ (۲): آدمیوں کا* ف کے نیچے اور عورتوں کا g . پر

ہاتھ*+ ھنا۔(۳): آدمیوں کا تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اپنی آستین*ۦ کپڑے سے ہاتھ *. ہرنکالنا۔(۴): امام کا اتنی مقدار میں قرائ$ کر*ٔ جتنا کہ احادی$ میں روای$ کیاHَ ہے۔(۵): اور اکیلےú زی کا تسبیحات کو تین سے*ۦ دہ1 طاق عدد میں,پڑھنا۔

(۶): اور آدمیوں کا دوران رکوع اور سجدہ بغلوں کو پسلیوں سے، اور رانوں کو پنڈلیوں سے ، اور پنڈلیوں کو زمین سے دور رکھنا جبکہ عورت اس کا ا) کرے گی۔(۷): اور مشہور روای$ کے مطابق ú زی آدمی کا پہلی دو رکعات کے علاوہ*. قی میں سورۃ فاتحہ ,پڑھنا(۸):úز کی ہر رکعات میں سورۃ فاتحہ سے پہلے تسمیہ ,پڑھنا۔(۹): اور مسبوق کا*. قی úز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے امام کے úز سے فارغ ہونے کا انتظار کر*ٔ ۔

الباب الخامس فی المحرمات

﴿ وهی أربعة عشر:١٤، علی العموم ﴾

(١): الـجهـر بـالتسـمية (٢) : والجهر بالتامين (٣) : والالتـفات يمينا و شمالا بتحويل بعض الوجه (٤) : والـنـظر الی السمآء (٥) : و الاتكآء علی أسطوانة أواليد ونحوه بلاعذرٍ

(٦) : و رفـع اليدين فی غيرما شُرع (٧) : ورفـع الاصـابـع فـی الـركوع والسجود من الارض۔(٨): والـجـلـوس علی عقبيه للتشهد (٩): والعبث بثوبه أو بـدنـــه دون الثـلث (١٠): و الاشـارة بـالسبـابة كأهل الحديث

(١١): و قـصـر السّـلام عـلـی جـانب (١٢): و الـقـنوت فی غير الوتر۔ (١٣): و الزيادة فی التكبير أوالثـنـآء أوالتسبيحــات أو التشهـد علی السنة ۔

(١٤): وترك الواجب مما سبق عمداً ۔

و فی المحیط ذکرتُ المحرمات فی المکروھات۔

*. ب پنجم ú ز کے محرمات

اورú ز میں محرمات کی کل تعداد۱۴ ہے

(۱) :اوœ اواز سے بسم اللہ پڑھنا۔(۲) :اوœ اواز سے آمین کہنا۔(۳) :اپنے چہرے کو پھیر کر دا N*. N طرف دیکھنا۔(۴) :ú ز کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا۔(۵):دورانú زستون* یاتھ* یکسی اور چیز کے ساتھ ٹیک لگا*۔

(۶) :جہاں رفع+ ین کر* مشروع نہیں وہاں رفع+ ین کر*۔(۷):رکوع اور سجدہ کے دوران ہاتھ** پاؤں کی انگلیاں زمین نے اٹھا*۔(۸):تشہد میں ایڑھیوں کے بل بیٹھنا۔(۹): تین مرتبہ سے کم اپنے کپڑوں* یا اپنے+ ن سے کھیلنا۔(۱۰):تشہد میں اہل حدیثوں کی ما# اشارہ کر*۔

(۱۱):صرف ا یک جا$ سلام پھیر*۔(۱۲):وتروں کے علاوہ کسی اورú ز میں قنوت پڑھنا۔(۱۳):تکبیرات ، ثناء ، تسبیحات* یتشہد میں مسنون مقدار اور طر i سے ز* یدہ کہنا۔(۱۴):کسی وا.# سے سبقت ہوجانے کے بعد جان بوجھ کر اس کو ترک کر دینا۔اورصا # محیط نے محرماتú زکو) وہات میں ہی ذکر کیا ہے

الباب السادس فى المكروهات

﴿ وهى تسعةٌ وَّخَمُسُوُنَ:٥٩ ؛ ألعام اِثُنَانِ وَاربعون : ٤٢ ﴾

(١) : تكرار التكبيرة (٢) : و العَدُّ باليد للآى و نحوها (٣) : و التخصر (٤) : وما هو من أخلاق الجبابرة (٥) : والتنحنح بلا عذر لو بغير حروف ـ

(٦) : والتنخّم (٧) : والتنفخ غير المسموع (٨) : وأمساك الدراهم فى الفم و نحوها بحيث لا يمنع القراءة (٩) : واعلآء الرّاس فى الركوع (١٠) : و ابتلاع مابين الأسنان لو كان قليلا ـ

(١١) : وترك سنة من السنن (١٢) : و أتمام القرائة فى الركوع (١٣) : وتحصيل الأذكار فى الأنتقالات (١٤) : و وضع يديه قبل ركبتيه على الارض للسجود بلاعذر (١٥) : ورفعهما بعد ركبتيه للقيام كذلك ـ

(۱٦): والاقـعـآء (۱۷): و تـغـطية الـفم بلاغلبة التثـآوب (۱۸): و غـمـض الـعيـنيـن (۱۹): و قـلـب الـحـصـى الان لايـمـكـنه السجود فاتى به مرة او مـرتيـن (۲۰): و مسـح جبهتـه عن التراب اوالعرق قبل الفراغ۔

(۲۱): ولفُّ الثــوب (۲۲): والتثـــآوب (۲۳) : والتـــمـــطّـــى (٢٤) : و فـــرقـعة الأصـــابـع (۲٥): والاستراحة من رجل الى رجل

(٢٦): وتـفـريج الاصابع فى غير الركوع (۲۷): والتـعـجيـل فى القراء ة (۲۸): وترك تسوية الرأس مـع الـظهـر راكـعـا (۲۹): و الـتـخـطـى ثـلـثا فصاعد بلاعذر لو وقف بعدكل خطوة (۳۰): والتمايل يمينا وشمالا

(۳۱): وقتـل الـقـمّلةِ دون الثلث (۳۲) ودفنها كذلك (۳۳) والـقـآء البـزاق (٣٤) ونـزع الخف بعمل قليل (۳٥) وشم الطيب۔

(۳٦) والتـروّح بالثوب أو المِروحة دون الثّلث

(۳۷) وتـعيين السّورة لصلوةٍ معينةٍ بحيث لا يقرأ غيـرَهـا (۳۸) و الجمع بين السـورتين بترك واحدة بينهما فى ركعةٍ واحدةٍ (۳۹) و الانتقال من آيةٍ الى آية أخرى لو كان بينهما سورة

(٤٠) و تـقديم السورة المتاخّرة على المتقدّمة و لـو فـى الرّكعتين (٤١) و التسمية قبل سورة فى كل ركعة (٤٢) و حمل الصّبىّ بلاعذر

والخاص سبعة عشر : ١٧

(١): أِنُتِظَارُ الُاِمَامِ لِمَنُ يَّسُمَع خَفُقَ نَعُلَيُهِ لِلصَّلوٰةِ (٢): وتطويل الثّانية على الاولى فى الفرآئض (٣): والتوقّف فى آية الرّحمة او العذاب للامام والمقتدى مطلقا ، و للمنفرد فى الفرائض (٤) : و السجدة على كور العمامة (٥) : و ألصاق البطن بالفخذ للرجال

(٦) : وَكَذلِكَ بَسطهم العَضدَينِ (٧) : وَنَزعهم

الـقَـمِيـصَ اَوِ الـقَلَنسَوَةَ وَلبسِهِم كَذلِكَ بِعَمَل يَسِير (٨) : وَتَطوِيل الاِمَامِ لِصَلوةِ حَيث يَثقِل عَلى القَومِ وَتَـخـفِيـفـه لَهَـا لِعجلَتِهِم (٩) : وَالجَاء الاِمَامِ القَومَ لـلـفتـح اذا قُـرئَ مـا يجوزبه الصلوة (١٠) : وجهر القرآئة فى نوافل النهار۔

(١١) وقـرائة الامـام آية السـجـدة فيمايخافت الا فـى آخـر السـوـة (١٢) وتكـرار الآية سـرورا وحـزنـا فـى الفرائض بلاعذر الّا فى النوافل (١٣) والسـنـن مـطـلـقـا (١٤) وتـكرار السورة فى ركعة واحـدة فى الفرئض (١٥) والصلوة رافعاًكمّيه الى المرفقين للرجال

(١٦) وقــول الــمقتـدى عـنـد آية التـرغيـب ، أوالتـرهيب صدق الله تعالى ، وبلّغتْ رُسُلُهُ (١٧) والاعتـمـاد بـحـائط أواسطوانة ونحوهابلاعذر فى غير النفل

*.ب ششم) وہات Úز

اور اé تعداد ۵۹ ہے اور اé دو قسمیں ہیں

پہلی قسم عام اور ان کی تعداد: ۴۲ ہے

(۱) تکبیر کو*. ڑ*. رکھنا۔(۲) *یت*. تسبیحات کو ہاتھ سے شمار کر*.۔(۳) Úز کی حا} میں اپنی کوکھ پہ ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو*.۔(۴) اور Úز میں کھڑے ہونے کا کوئی ایسا طر i اختیار کر*. جو عموماً متکبرین کی ¶ نی سمجھی جاتی ہو۔(۵) بلا عذر کے کھا ٔ کر*. چاہے وہ منہ سے کسی حرف کے پیدا ہونے کا ذریعہ نہ بنے۔

(۶) سنک کو اوپہ کھینچنا (۷) بلا آواز سانس چھوڑ*. (۸) منہ میں پیسے رکھ کر Úز پڑھنا اگر چہ وہ قرا$ سے مانع نہ بھی ہوں (۹) دوران رکوع اپنے سر کو پشت سے او™ کر*. (۱۰) دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کسی چیز کو*. خواہ مقدار میں تھوڑی سی ہو

(۱۱): Úز کی سنتوں میں سے کسی L کو بلاوجہ ¨ک کر*.۔(۱۲): قرا$ کو رکوع میں پورا کر*.۔(۱۳): تکبیر انتقال میں مختلف قسم کے ذکر کر*.۔(۱۴): بلا کسی عذر کے سجدہ میں جاتے وقت گR ں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پہ رکھنا۔(۱۵): اور سجدہ سے اٹھتے وقت اپنے ہاتھ R ں کے بعد زمین سے اٹھا*.۔

(۱۶): کتے کے ٰ^ کی طرح Úز میں بیٹھنا۔(۱۷): جمائی کی وجہ کے علاوہ Úز میں منہ ڈھاQ (۸۱): دوران Úز آنکھیں بند کر*.۔(۱۹): سجدے کی جگہ سے کنکر*یں در & کر*. جبکہ اس کے بغیر وہاں سجدہ کر*. ممکن ہو۔ ورنہ ا-*ی دو مرتبہ ایسا کر سکتا ہے۔(۲۰): دوران Úز Q نی سے خاک*ی Ä صاف کر*.۔

(۲۱):اور کپڑے کو اپنے اَ د لپیٹنا جس سے ادائگی ú ز میں دقت ہو۔
(۲۲):اور دوران ú ز ڈکا*ۡ ۔ (۲۳):اور آنکھیں بند کر*ۡ ۔ (۲۴):انگلیوں کے
پٹاخے نکالنا۔(۲۵):ا ی-* پ ؤں سے وزن ہٹا کر دوسرے* پ ؤں,پ اپناوزن ڈالنا۔
(۲۶):رکوع کے علاوہ*. قی ú ز میں اپنی ا ن ـیں پھیلا*ۡ ۔(۲۷):قرا $
میں جلدی کر*ۡ ۔(۲۸):دوران رکوع اپنا سر پشت کے,. ا,. نہ کر*ۡ ۔(۲۹):بلا وجہ تین* ۔
تین سے ز* ی دہ قدم اٹھا*ۡ چاہے ہر قدم کے بعد ٹھہH ہو۔(۳۰):دوران ú ز دا N* ۔
*. N طرف جھکنا۔

(۳۱):تین سے کم مقدار میں جو N ما*ۡ ۔(۳۲):اور اسی طرح دوران
ú ز جوؤں کو مارنے کے بعد مٹی میں ,*ۡ ۔(۳۳): ú ز کے دوران تھوکنا۔
(۳۴):عمل قلیل سے اپنے موزے *ۡ ۔(۳۵):اور ú ز کے دوران خوشبو سونگھنا۔

(۳۶):تین مرتبہ سے کم کپڑے* ی پنکھے سے ہوا 8۔(۳۷):کسی ú ز کے لئے
کوئی سورۃ اس طرح متعین کر 8 کہ اس کے علاوہ کوئی اور سورۃ نہ پڑھے۔(۳۸):
ا ی- رکعت میں دو چھوٹی سورتیں پڑھنا جبکہ ان کے درمیان ا ی- کو ت ک کر ی H ہو۔
(۳۹):ا ی- آ ی $ سے دوسری آ ی $ پ اس طرح منتقل ہو جا* جبکہ درمیان میں ا ی-
چھوٹی سورۃ چھوٹ جائے۔(۴۰):ت M قرآنی میں مقدم سورۃ کو مؤ% اور مؤ% کو
مقدم کر*ۡ ۔

(۴۱):ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے تسمیہ پڑھنا۔(۴۲):دوران ú ز بلا وجہ
بچے کو اٹھا کر ú ز پڑھنا۔

اور دوسری قسم خاص) وہات کی ہے اور ان é تعداد ۱۷ ہے

(۱):دوران ú ز امام کسی آدمی کے ú ز میں ملنے کا انتظار کر* رہے جسکے چلنے

سے جوتوں کی آواز آرہی ہو۔(۲):فرائض کی دوسری رکعت کو پہلی سے ز*ِ دہ لمبی کر*۔ (۳):کسی بھی ú ز میں امام*ِ مقتدی کا آ$ِ رحمت*ِ آ$ِ عذاب پ توقف کر*۔ جبکہ منفرد کا فرائض میں توقف کر*۔(۴):عمامہ کی تہ پ سجدہ کر*۔(۵):آدمیوں کا سجدے کے دوران رانوں کے ساتھ اپنے پیٹ کو85۔

(۶):اور اسی طرح اپنے بغلیں پھیلا*۔(۷):دوران ú ز ٹوپی*ِ قمیص *ز*۔(۸)*ِ اæ عمل قلیل کے ذریعے پہن8۔(۹):امام ا/ اتنی قرا$ کرچکا ہو جس سے ú ز جا،ٔ ہوجائے اوراس کے بھول جانے پ اسکومقتدیوں میں سے کسی کا غلطی بتا*۔(۱۰):دن میں نوافل کے دوران اوœ آواز سے قرا$ کر*۔

(۱۱):امام کا مخفی ú زوں میں سجدہ کی آ$ِ پڑھناہاں ا/ %ö سورۃ میں ہوتو جا،ٔ ہے۔(۱۲):فرض ú زوں میں کسی آ$ِ کو لذت*ِ غم دو* لاکرنے کے لئے *ز* رپڑھنا۔البتہ نوافل میں جا،ٔ ہے۔(۱۳):اورسنتوں میں بھی تکرار در & نہیں ہے۔(۱۴):فرائض کی ا‍ِ رکعات میں کوئی سورۃ* ز* رپڑھنا۔(۱۵):آدمیوں کا آستینیں%ِ ھا کر ú زپڑھنا۔

(۱۶):مقتدی کا کسی آ$ِ ترغیب*ِ ت 9 کے وقت ' 3 ,Ñ [ä3x0* _e3x3Ç k ä3x3‰... وغیرہ کے الفاظ کہنا۔(۱۷):نوافل کے علاوہ کسی اور ú ز میں دیوار*ِ ستون کے ساتھ بلاوجہ ٹیک لگا*۔

(اللہ اکبر)

الباب السابع فى المباحات

وهى احد عشر۔ العام ثمانية (٨)

(١) : نظرةٌ بموق عينيهِ بلا تحويلِ وجهٍ (٢) : و تسوية موضع سجوده مرّة اومرّتين للعذر (٣): و قتل الحيّة المطلقة مطلقا وان أحتاج الى المعالجةِ (٤): وفى فمه دراهم اودنانير بحيث لا يمنعه عن سنّة القراءۃ (٥): او فى يده مالا يمنع عن سنة الاعتماد۔

(٦): وقرآئة القران على التأليف (٧): ونفض الثوب كيلا يلتصق بجسده فى الركوع (٨): وقرآئة اٰخِرِ سورة فى ركعةٍ ، وآخرُ آخرىٰ فى أُخرىٰ على الصحيح

والخاص ثلثة (٣)

(١) تكرار السورة فى ركعة فى التطوع (٢) وان يكون معتمدا حائطا او اسطوانة فى التطوع

ولـوبـلا عذر (٣) ولحظ الامام الى مَن خلفَه شاكا
ليقوم ان قام هو ونحوَهٗ

*. ب ہفتم ú ز کے مباحات

é ا تعداد:۲۱ ہے اور é ا دوقسمیں ہیں

پہلی قسم عام ہیں اور é ا تعداد۸ ہے

(۱): دوران ú ز اپنا چہرہ پھیرے بغیر کن c ا ں سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔(۲): کسی عذر کی وجہ سے ú ز کی جگہ کو ا یـ *ـ دؤ. ردر & کر*٠۔(۳): کسی بھی طرح کے سا $ کو کسی بھی طرح ú ز میں ما*٠ ا/ چہ اس دوران قبلہ رخ بھی نہ رہے۔(۴): اپنے منہ میں ایسے طر j سے در پیسے رکھنا جو ـLـ کی مقدار قرا $ سے مانع نہ ہو۔(۵)*یـ ہاتھ میں اس طرح پیسے رکھنا جو ہاتھ کو ـLـ طر i سے استعمال کرنے سے مانع نہ ہو۔

(۶): ہجوں کے طر j سے قرآن کی قرا $ کر*٠۔(۷): ایسے طر j سے کپڑا d*٠ جو رکوع میں جسم کے ساتھ نہ 5 ہوا ہو۔(۸): دوسرے کا قرا $ کر*٠۔

....

مباحات کی دوسری قسم کی تعداد۳ ہے

(۱): Ò کی ا یـ رکعات میں ا یـ سورۃ کو تکرار کے ساتھ پڑھنا۔

(۲): نوافل کے دوران دیوا*یـ ستون کے ساتھ ٹیک لگا٠ چاہے بلا عذر ہی کیوں نہ ہو۔

(۳): امام کا ا یـ لحظہ کے لئے پیچھے کی طرف متوجہ ہو*٠ کہ معلوم ہو جائے کہ وہ لوگ کھڑے ہو گئے ہیں*یـ نہیں

الباب الثامن: ۸ فی المفسدات

وهی فی التحقیق علی العموم خمسة (٥)

(١) التـكلم بكلام النّاس مطلقاً حقيقةً او حكماً (٢) والـضِّحكُ (٣) والعملُ الكثيرُ بلا اصلاحٍ (٤) وترك فـرض من الفرائض بلاعذرٍ ولوطَرِئً فواتُه بدون أختياره (٥) وتَعمُّدُ الُحَدُثِ ۔

آ ٹھوا ں* . ب مفسدات úز

تحقیقی طور پر é تعداد* . لعموم* پنچ ہے

(۱) úز کے دوران لوگوں کے H ازمیں گفتگو کر* خواہ حقیقتاً ہو* یا حکماً (١) (۲) اور œ آواز سے ہنسنا (۳) بلا اصلاح کی N کے عمل کثیر کر* (۴) کسی فرض کو بلا عذر چھوڑ دینا خواہ وہ فرض اچا ۔ چھوٹ H یا ہو

(۵) جان بوجھ کر بے وضو ہو جا* (٢)

....

(١) حـكما: کلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت* یا کسی تسبیح کے پڑھنے میں úزی کی غرض کسی آدمی کو جواب دینا* یا متوجہ کر* ہو جیسے (یا یحی خذالکتاب) اے یحیٰ کتاب پکڑ لے اس کے پڑھنے سے کسی آدمی کو جواب دینا مقصود ہو* یا او œ آواز سے (سبحـان ربی الاعلی) پڑھنے سے مقصد کسی کو متوجہ کر* مقصود ہو اس سے úز ٹوٹ

جائے گی

(۲) امـام شـرنبـلالی الوفائی نے مفسدات **ú**ز کی تعداد ۴۲ درج کی ہے اور تفصیل اس کی ¶K ءاللہ اگلے درجات میں آجائے جن میں سے چند ایہ ہیں (۱): کوئی چیز **ú**ز کے دوران کھا8، (۲): **ú**ز کے دوران معذور کا عذر زائل ہو جا، (۳): **ú**ز کے دوران **ú**ز کا وقت ختم ہو جا، (۴): **ú**ز کے دوران کوئی ایسا عذر لاحق ہو جا جو وضوء توڑنے کی وجہ ہو ہو

والله تعالى اعلم بالصواب

﴿الضميمة﴾

ملحقة من العبد المحقق

رشيد أحمد ألعلوى المفتى

﴿الله أكبر﴾

الباب ۹ : الفرق بين صلوة الرجل والمرأة

وفــى فـــرق بيـن صــلاة الرجل والمرأة دلائل كما روى عـن ابـن عـمـر انــه سـئل كيف كـان النسـاء يـصـليـن عـلــى عـهـد رسـول الـلـه ﷺ قـال كن يتربصن ثم امرن ان يحتفزن

(جامع المسانيد:۱/۱۰۰)

(۱) : وَلا تخرج كفّيها من كمّيها عند التّكبير۔

(۲) : اَن تـرفع يديها الى منكبيها لا اِلى حذآء أذنيها عـنـد التّـحـريـمة ، كما روى عن وائل بن حجر ﷺ قـال : قال لى رسول الله ﷺ يا وائل ! اذا صلت فاجعل يديك حذاء اذنيك والمرأة تجعل يديها حذاء ثدييها

(مجمع الزوائد:۲/۱۰۳)

وقـال ابو بكر ابن ابى شيبة سمعت عطاء سئل عن المرأة كيف ترفع يديها فى الصلاة قال حذو ثدييها

...... لا ترفع بذلك يديها كالرجل واشار فخفض يديه جدا وجمعها اليه جدّا وقال ان للمرأة هيئة ليست للرجل

(المصنف لابن ابی شیبة:۱/۲۳۹)

(۳) : وأن تضع يديها على الصّدرخلافاً للرّجال ـ

(٤) : وركوعها ليست كالرّجال ، لاتستوى رأسها بمنكبيها ، وظهرها ـ بل تنحنِيَ قليلاً بحيث تبلغ حدّ الرّكوع ـ

(٥) : ولا تفرج أصابعها فی الرّكوع ، ولكن تضع يديها على ركبتيها وضعاً ـ

(٦) : وأن تلزق ذراعيها بِبطنها ، وبجَنبيها فی جميع الصلاة ـ

(۷) : وتلزق بطنها بفخذيها فی السّجود ـ

(۸) : وتضع ذراعيها على الارض فی السّجود ـ

كما روی عن يزيد بن ابی حبيب رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصلين فقال اذا

سـجـدتـمـا فـضـمـا بـعض اللحم الى الارض فان المرأة ليست فى ذلك كالرجل۔

(البیھقی:۲/۲۲۳)

وعـن على ؓ قـال اذا سـجـدت الـمـرأة فلتحتفز ولتضم فخذيها۔

(البیھقی:۲/۲۲۳)

(۹) : وان لا تـجهـر فـى الـقـرائة أو فـى التّـكبير فى مـواضـع الـجهـر۔كما روى ابى هريرة قال رسول الله ﷺ ألتسبيح لرجال والتصفيق للنساء

(مسلم:۱/۱۸۱)

(۱۰) : وَاَنْ تـجلس فى القعدتين متوركا عَلى اليتيه ، مـرسـلا الـرجـلـين الـى جـانـب الايمن، وتجعل السـاق الايـمن على الساق الايسر ، وتجلس على الارض۔

كـما روى عن عبد الله ابن عمر ؓ قال قال رسول الـلـه ﷺ اذا جـلسـت الـمـرأة للصلوة وضعت فـخـذهـا عـلى فخذهاالاٰخر ، واذا سجدت الصقت

بـطـنـهـا فـى فـخـذيهـا كأستر مايكون لها وأن اللّٰه تـعالى ينظر اليها ويقول ياملائكتى ! أشهد كم أنّى قد غفرتُ لها

(۱۱) : والـصـلـوة فى البيت لـها أفضل من المسجد

(۱۲) : وليست عليه صلوة فى بعض أُيام الشهر

(رد المحتار-والطحطاوى-التسهيل - نور الايضاح- مجمع)

(اللّٰه أكبر)

*. ب نہم آدمی اور عورت کی ú ز میں فرق

عورت اور مرد کی ú ز میں فرق ہے اور اس پ دلائل ہیں جیسا کہ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا H یَ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے ú ز پڑھا کرتی تھیں؟ تو آپ نے جواب 3 یَ کہ وہ پہلے چارزانوا ہو کر بیٹھا کرتی تھیں اور بعد میں حکم 3 یَ H یَ کہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں۔ لہذا عورت

(۱): تکبیر تحریمہ کے وقت اپنی آستینوں میں سے ہاتھ *. ہر نہ نکالے گی بلکہ # ر سے ہی معمولی اشارہ کر دے گی۔

(۲): تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کندھوں -- اٹھائے گی نہ کے کانوں -- ۔ جیسا کہ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فر یَ: ''اے وائل . # تو ú ز پڑھا کرے تو تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کی لو -- اٹھا یَ کر جبکہ عورتوں کو اپنے ہاتھ اپنے ی نوں کے. ا. اٹھانے چاہئیں۔

اور ابو بکر ابن ابی شیبہ نے فر یَ کہ میں نے حضرت » ءسے سنا اور ان سے پوچھا H یَ کہ ''عورت ú ز میں تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کہاں سے کہاں -- اٹھائے؟ تو آپ نے فر یَ: وہ اپنے ی نوں کے. ا. -- اٹھائے (اور کچھ الفاظ کے بعد فر یَ) وہ اپنے ہاتھوں کو مردوں کی ما # نہ اٹھائے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھانے کا اشارہ کیا اور اس میں ہاتھوں کو بہت نیچے کر کے اٹھا یَ اور ان دونوں ہاتھوں کو ا یَ دوسرے کے بہت قری $ کر کے اٹھا یَ اور پھر فر یَ: عورت کا ا یَ خاص طر i ہے جو آدمیوں کی ما # نہیں ہے۔

(۳): دوران قیام اپنے ہاتھ g پ رکھے گی جبکہ آدمی * ف سے نیچے + ھیں گے۔

(۴):اس کا رکوع کر*ٔ آدمیوں کے رکوع کی ما # نہ ہوگا۔اوراس میں وہ اپنا سر پشت کے. ا. نہ کرے گی اور نہ ہی کندھوں کے. ا. کرے گی بلکہ معمولی سا جھکائے گی* کہ اس کے اس عمل پر رکوع کے لفظ کا اطلاق ہو سکے۔

(۵):اور رکوع کے دوران اپنی انگلیوں کو پھیلا کر نہیں رکھے گی،البتہ ا5æ کر اور بلا زور ڈالے R ں پر نرمی کے ساتھ رکھے گی۔

(۶):ساری ú ز کے دوران عورت اپنی کہنیوں کو اپنے پیٹ اور اپنی بغلوں کے ساتھ 5 ئے رکھے گی۔

(۷):. # سجدہ کرنے لگے تو ہر ú زی عورت اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ 5 ئے رکھے گی۔

(۸):اور ہر ú زی عورت دوران سجدہ اپنی کہنیوں کو زمین پر رکھے گی۔

جیسا کہ ی+ بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دو عورتوں کے* پ س سے گزر ہوا جو ú ز پڑھ رہیں تھیں: تو آپ نے فر*یا کہ. # تم سجدہ کرنے لگو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ 5ۆ* کرو کیوè سجدہ کرنے میں عورتوں کا طر i مردوں کے طر j کے مطابق نہیں ہے۔

اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ. # کوئی عورت سجدہ کرے تو اپنے زانو کو اپنے دوسرے زانو پر رکھ کر اور اپنی رانوں کو 5 کر سجدہ کر*ٔ چاہیئے۔

(۹):عورت دوران ú ز تکبیر*ی قرا$ کسی موقعہ پر اوœ آواز سے تکبیر*ی قرا$ نہ کریگی چاہے وہ ú ز میں جہر سے پڑھنے کو موقعہ ہی کیوں نہ ہو۔

جیسا کہ حضرت ابو ھریرہ سے مروی ہے: آپ نے فر*یا ú ز کے دوران امام کے بھول جانے کی ¶K ن دہی کرنے کے لئے آدمی کو تسبیح کہنی چاہیئے اور عورت ہو ہاتھ ہاتھ پر مار*ٔ

چاہیئے۔

(۱۰): ú ز کے دونوں قعدوں میں عورت اپنی پیٹھ پر بیٹھے گی اس دوران وہ اپنے* پ ؤں دا N طرف نکال لے گی اور دا N پنڈلی کو* . N پنڈلی پر رکھ لے گی اور* پ ؤں دا N طرف کو نکال لے گی اور زمین پر بیٹھے گی۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فر* ی. # کوئی عورت ú ز میں بیٹھے تو اپنی ا ی- ران کو دوسری ران پر رکھ لیا کرے اور . # سجدہ کرنے لگے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے 5 لیا کرے یہ اسکے لئے ز* ی دہ ستر کا* . ؤ ہوگا اور . # وہ اسطرح پر ú ز ادا کرے گی تو اللہ تعالی اسکی طرف دیکھتے ہیں اور اپنے 5 ئکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ میں نے اس عورت کی بخشش کر دی ہے۔

(۱۱): عورت کا اپنے گھر ú ز پڑ ھنا ز* ی دہ اولی ہے بنسبت مسجد میں ú ز پڑ ھنے کے۔

(۱۲): مہینے کے چند* ی م ایسے بھی ہیں جن میں عورتوں کو ú ز سرے سے معاف ہوتی ہے اور ا ê ذمے نہ تو اسکی اداء لازم ہوتی ہے اور نہ ہی قضاء لازم ہوتی ہے۔

﴿ اللہ اکبر ﴾

اَلباب العاشر فی اَسماء الصّلوات و لوازمہ

وَهُـنَّ عَشَـر صَـلَوَاتٍ خَمُسَةٌ مِنُهُنَّ فَرُضٌ وَما بقی نَفُلاً

(١) : صَـــــلٰوةُ التَّهَجُّدِ: وَ هِیَ ثَمَانِیَةٌ اِلٰی اِثُنَتَا عَشَرَ رَكَعَاتًا وَتُصَلِّیَ رَكُعَتَیُنِ رَكُعَتَیُنِ اَفُضَلُ ۔ وَوَقُتُهَا بَعُدَ ثُلُثَیِ الَّلیُلِ اِلٰی طُلُوُعِ الُفَجُرِالصَّادِقِ

(٢) : صَـلٰوةُ الُفَجُرِ: وَهِیَ اَرُبَعَةُ رَكَعَاتٍ رَكُعَتَانِ مِنَ الُفَرَائِضِ وَ رَكُعَتَانِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ ۔ وَوَقُتُهَا مِنُ طُلُوُعِ الُفَجُرِ الصَّادِقِ اِلٰی قَبُلَ طُلُوُعِ الشَّمُسِ

(٣) : صَـلٰوةُ الُاِشُرَاقِ: وَهِیَ اَرُبَعُ رَكَعَاتٍ بِسَلاَمَیُنِ ۔ وَ وَقُتُهُنَّ بَعُدَ طُلُوُعِ الشَّمُسِ اِلٰی حَرَارَتِهَا

(٤) : صَـــلٰوةُ الضُّحٰی : وَهِیَ ثَمَانِیَةُ رَكَعَاتٍ بِاَرُبَعِ تَسُـلِیُـمَـاتٍ وَ وَقُتُهُـنَّ بَعُدَ حَرَارَتِ الشَّمُسِ اِلٰی قَبُلَ الزَّوَالِ

(٥) : صَــــــلٰوةُ الزَّوَالِ : وَهِىَ اَرْبُعُ رَكَعَاتٍ بِسَلَامٍ وَاحِدٍ ۔ وَوَقْتُهَا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلٰى قُبَيْل صَلَاةِ الظُّهْرِ

(٦) : صَــــلٰوةُالظُّهْرِ: وَهِىَ اِثْنَا عَشَرَةَ رَكَعَاتٍ مِنْهُنَّ أَرْبَعَةٌ مِنَ السُّنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ قَبْلَ الْفَرَآئِضِ ۔ ثُمَّ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْفَرَآئِضِ ۔ ثُمَّ اِثْنَيْنِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَاِثْنَيْنِ مِنَ النَّوَافِلِ بَعْدَ الْفَرَآئِضِ ۔ وَوَقْتُهَا مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلٰى أَنْ يَّصِيْرَ ظِلَّ كُلَّ شَىْءٍ مِثْلَيْهِ سِوٰى ظِلَّ اِسْتِوَآءِ الشَّمْسِ

(٧) : صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَهِىَ ثَمَانِيَةُ رَكَعَاتٍ مِنْهُنَّ أَرْبَعُ غَيْرُمُؤَكَّدَةٍ مِنَ السُّنَنِ قَبْلَ الْفَرَآئِضِ وَأَرْبَعَةٌ مِنَ الْفَرَآئِضِ وَوَقْتُهَا بَعْدَ أَنْ تَكُوْنَ الظِّلُّ كُلَّ شَىْءٍ مِثْلَيْه اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ

(٨) : صَلٰوةُ الْمَغْرَبِ وَهِىَ سَبْعُ رَكَعَاتٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهُنَّ فَرَآئِضٌ وَ رَكْعَتَانِ مِنَ السُنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ وَرَكْعَتَيْنِ مِنَ النَّوَافِلِ بَعْدَ الْفَرَآئِضِ ۔ وَوَقْتُهَا مِنْ غُرُوْبِ

الشَّمُسِ اِلٰی اِحُمِرَارِ الشَّفَقِ

(٩) : صَــــلٰوةُ الْاَوَابِیُنَ وَ هِیَ سِتُّ رَکَعَاتٍ بِثَلَاثِ تَسُلِیُمَاتٍ کُلُّهُنَّ مِنَ النَّوَافِلِ ۔ وَ وَقُتُهَا بَعُدَ صَلٰوةِ الْمَغُرَبِ اِلٰی قَبُلَ صَلٰوةِ الُعِشَآءِ ۔

(١٠) : صَــــلٰوةُ الُعِشَآءِ وَ هِیَ سَبُعة عَشَرَ رَکَعَاتٍ ۔ أَرَبَـعٌ مِـنَ السُّـنَنِ غَیُرُ الُـمُـؤَکَّـدَةِ قبل الْفَرَآئِضِ وَ أَرُبَـعَةٌ مِـنَ الُـفَـرَآئِـضِ ۔ ثُـمَّ رَکُـعَتَــانِ مِـنَ السُّنَنِ الُـمُـؤَکَّـدَةِ ۔ وَ رَکُعَتَانِ مِنَ النَّوَافِلِ بَعُدَ الْفَرَآئِضِ ۔ وَ ثَلَاثُ رَکَعَاتٍ مِنَ الُوِتُرِ بِسَلَامٍ وَاحِدٍ ۔ وَ رَکُعَتَانِ مِنَ النَّوَافِلِ أَخِیُراً ۔ وَ وَقُتُهَا اِلٰی ثُلُثَیِ اللَّیُلِ وَ لَزِمَ تَاخِیُرُ الُوِتُرِ عَنِ الْفَرَآئِضِ ۔

رَزَقَـنَـا الـلّٰـهُ بِـعَمَلِ جَمِیُعِ عِبَادَاتِهٖ وَبِجَمِیُعِ حُقُوُقِهٖ ۔ آمِیُـنَ بِـحُـرُمَةِ الـنَّـبِـیِّ الْاَمِیُـنِ الُـکَرِیُمِ ۔ بِرَحُمَتِكَ یَا أَرُحَمَ الرَّاحِمِیُنَ

﴿ اللّٰهُ أَکْبَر ﴾

دسوان* ب ú زوں کے*٭ م اور رکعتوں اور وقتوں کا بیان

اور کل ú زوں کی تعداد ۱۰ دس ہے ان میں* پنچ فرض اور* پنچ Ò ہیں

(۱): ú ز تہجد کی کل آٹھ سے* رہ رکعتوں -- تعداد ہے اور اس کو ا- سلام کے ساتھ دو دو رکعات میں پڑھنا افضل ہے اور اس کا وقت رات کے دو ثلث گ٭ ر جانے کے بعد سے صبح صادق کے f ع ہونے -- ہے۔

(۲): ú ز فجر: اسکی کل چار رکعات ہیں۔ دو رکعات فرض دو t مؤکدہ۔ اور اس کا وقت فجر صادق کے f ع ہونے سے سورج f ع ہونے -- ہے۔

(۳): ú ز اشراق اور اسکی کل دو سلاموں کے ساتھ چار رکعات ہیں اور ان کا وقت سورج f ع ہونے سے لیکر اس کے گ م ہو جانے -- ہے۔

(۴): ú ز چا شت & اور اسکی آٹھ رکعات چار سلاموں کے ساتھ ہیں اور انکا وقت سورج کے گ م ہونے سے لیکر زوال سے پہلے -- ہے

(۵): ú ز زوال اور اسکی کل چار رکعات ا- سلام کے ساتھ ہیں اور اس کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے ظہر کی ú ز سے پہلے -- ہے۔

(۶): ú ز ظہر: اس کی* رہ رکعات ہیں ان میں پہلے چار رکعات t مؤکدہ جو فرضوں سے پہلے ہیں، اور چار رکعات فرض، دو رکعات t ، دو Ò فرضوں کے بعد۔ اور اس کا وقت سورج کے زوال لیکر اس وقت -- ہے کہ ہر چیز کا سایہ اسکے اصلی سایہ سے دH ہو جائے۔

(۷): ú ز عصر: اور اس کی کل آٹھ رکعات ہیں پہلے چار t غیر مؤکدہ اور پھر چار فرائض۔ اور اس کا وقت ہر چیز کا سایہ دو چند ہونے سے لیکر سورج غروب ہونے -- ہے

(۸):ú زمغرب اوراس کی کل سات رکعات ہیں پہلے تین فرائض پھر دو رکعات Ł مؤکدہ اور دو رکعات Ò اور اسکا وقت سورج کے غروب ہونے سے لیکر شفق کے سرخ ہو جانے-- ہے

(۹):ú زاوابین: اوراسکی چھ رکعات تین سلاموں کے ساتھ ساری ہی Ò ہیں اور اسکا وقت ú زمغرب کے بعد سے عشاء کی ú ز سے پہلے-- ہے

(۱۰):ú زعشاء اوراس کی کل سترہ رکعات ہیں، پہلے چار رکعات Ł غیر مؤکدہ ہیں اسکے بعد چار رکعات فرض، پھر دو رکعات Ł مؤکدہ اور دو رکعات Ò اس کے بعد ا- ہی سلام کے ساتھ تین رکعات وِ -اور% میں دو رکعات Ò ہیں -اوراس کا وقت دو حصے رات/ رجانے-- ہے-اور لازم ہے کہ وِ وں کو فرض ú ز کے بعد پڑھا جائے۔

﴿ اللہ اکبر ﴾

الباب الحادی العشرۃ فی ادعیۃ الماثورۃ

اللہ تعالی نے ارشادفر*یا کہ:

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبولی

(البقرۃ)

میں اللہ دعا کرنے والی کی ہر دعا کوقبول کر* ہوں ۔ # کہ وہ دعا کر رہا ہو، لہذا مجھ ہی سے دعامانگا کرو

نبی ﷺ نے دعاء کی اہمیت کواجاگر کرتے ہوئے ارشادفر*یا

انّ الدّعاء ھو العبادۃ

(مسنداحمد)

بے شک دعاء اصل میں عبادت ہے۔اورا- روا$ میں الفاظ دوسری طرح ہیں اور اس میں فر*یا کہ:

الدعاء مخ العبادۃ

دعاءعبادت کامغز ہے

اورا- حد$ میں رسول اللہ ﷺ نے ارشادفر*یا:

لیس شیء أکرمُ علی اللّٰہ من الدّعاء

اللہ تعالی کو بندے کے اعمال میں سے & سے*دہ پسند± ہ عمل اسکا اللہ تعالی سے دعاءمانگنا ہے

ان احاد$ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے دعاء کی کس قدر اہمیت بتائی ہے۔

اور ا یـ جگہ تو نبی اقدس ﷺ نے یہاں تـ- ارشاد فر تا* یـ

مَن لَم یسئل اللّٰه یغضبُ علیه

جو شخص اللہ تعالی سے مانگتا نہیں اللہ تعالی اس سے*٠ راض ہوتے ہیں

اور اس جگہ ہم نے صرف وضوء اور ú ز کی دعاؤں,پ اقتصار کیا ہے* کہ ú ز کے* .ب میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے اس لئے کہ ú ز اللہ تعالی کا حق ہے اور اس میں دعا کر کے Ǩ ن اپنے لئے اللہ تعالی سے کچھ ما َـ سکتا ہے۔اس میں ایسا ہرا َ نہیں کر*٠ چاہئے کہ اللہ تعالی کے حق میں اپنی حق ڈالنے شروع کر دے بلکہ اللہ تعالی سے مانگنے کا بھی ا یـ طر i ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتا* یـ ہے اسکو پیش Ã رکھنا اپنی دعاؤں کی قبولیت کی ضما $ ہے اور ان سے منہ موڑ*٠ اپنی دعاؤں کو ضائع کرنے کے مترادف ہے .# تہجد کی ú ز کے لئے بیدار ہو تو سورۃ آل عمران کی آ%o ی دس * یـت کی تلاوت کرے اور اس کے بعد دعاءپ ڑھے:

١: سُبحَانَ اللّٰه ربّ العَالَمِينَ سُبحَانَ اللّٰه وَبِحَمدِه

*پ ک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا,پ وردگار ہے*پ ک ہے اللہ اور ساری تعریفیں اسی کی ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ .# رات کی ú ز کے لئے اٹھتے تھے تو دعاءپ ڑھا کرتے تھے:

٢: أَللّٰهُمّ لكَ الحَمدُ أنتَ نُورُ السّمٰوَاتِ وَالأرضِ ، وَلَكَ الحَمدُ أنتَ قَيّامُ السّمٰوَاتِ وَالأرضِ ، وَلَكَ الحَمدُ أنتَ رَبّ السّمٰوَاتِ وَالأرضِ ، وَمَنْ فِی هِنّ ، وَأنتَ الحَقُّ ، وَوَعدَكَ الحَقُّ ، وَلِقَائُكَ حَقٌّ ، وَالجَنّةُ

حَــقٌّ، وَالنّارُ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ۔ اَللّٰهُمّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْــتُ ، وَعَــلَيكَ تَوَكّلْــتُ ، وَاِلَيكَ أنبـتُ ، وَبِكَ خَاصَمْتُ ، وَاِلَيكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْلِىْ : مَاقَدَّمْتُ ، وَمَا أَخَّــرْتُ ، وَمَــا أسْــرَرْتُ ، وَمَــا أعْــلَــنْــتُ ، أَنْتَ اِلٰہِى! لَااِلٰهَ اِلاّأَنْتَ۔

(ترمذی:۲/۲۵۳)

اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمینوں کو قائم ر p والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو تمام آسمانوں اور زمینوں اور جوان کے درمیان ہے ان & کا پ وردگار ہے، اے اللہ تو حق ہے تیرا وعدہ سچ ہے تیری 5 قات یقینی ہے .A موجود ہے اور جہنم موجود ہے اور قیامت یقینی ہے۔ اے اللہ میں تیرے لئے مسلمان ہوں تجھ پ ایمان لا یہ ہوں تجھ پ توکل کر* ہوں ہر مسئلے میں تیری طرف رجوع کر* ہوں، تیری وجہ سے میں لوگوں سے جھگڑا کر* ہوں، اور تیری حاکمیت کا بول* لا کر* چاہتا ہوں۔ مجھے معاف فرمادے میرے پہلے اور پچھلے H ہ اور سارے پوشیدہ اور اعلا 6 کئے گئے H ہ تو ہی میرا الہ ہے اور تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔

.# صبح صادق f ع ہو تو یہ دعا ء پڑھے

۳: اَلــلّٰهُــمَّ بِكَ اَصْبَـحْـنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْىٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔او۔ وَاِلَيكَ الْمَصِير

ترمذی:۲/۲۵۰

اے اللہ تیرے*. م کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تے*. م کے ساتھ ہم شام کریں گے۔ اور تیری مدد سے ہم ز+ ہ ہیں اور تیرے حکم سے ہمیں موت آئے گی۔اور اس کے بعد ہم نے تیری طرف لوٹ جا*. ہے

بعض جگہ مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ دعاء منقول ہے:

٤: ألحمدُ للّٰه الّذی أحيَانَا بعد مَا أماتَنا وإليه النُّشُور

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ز+ گی دی ہماری موت کے بعد اور ہم نے اسی کی طرف دو*. رہ لوٹ جا*. ہے۔ &

.M الخلاء میں جانے کا طر i یہ ہے کہ پہلے** .یں* پ ؤں+ ر رکھے اور بعد میں دا* یں* پ ؤں .M الخلاء میں رکھے اور یہ دعاء پڑھے:

٥: أعُوذُ باللّٰه مِن الخُبُثِ والخَبَائِث

ترمذی:۱/۳

میں ہر قسم کی** پ کی اور** پ ک مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں* ہوں۔

اور ا- روا$ کے الفاظ یوں آئے ہیں

٦: أللّٰهمّ انّی أعُوذبِك مِن الخُبُثِ والخَبَائثِ

بخاری:۱/۲٦

اے اللہ بے شک میں ہر قسم کی** پ کی اور** پ ک مخلوقات سے آپکی پناہ کا طا) ہوں۔

ان دعاؤں میں ا/ کوئی آدمی چاہے تو ا- دعاء اور چاہے تو دونوں دعا N اکٹھی بھی پڑھ سکتا ہے۔

.M الخلاء سے 3 وقت طر i یہ ہوگا کہ پہلے دا* یں* پ ؤں* .ہر رکھے اور یہ دعا پڑھے

اور یوں کرے تو زیادہ بہتر ہے کہ ذ*ی* پ* وں*. ہر p ہی غفرا - کہہ لے اور بعد میں دوسری دعاء پڑھ لے۔

٧: ألحَمد للّٰه الّذی أذهب عنّی الأذیٰ وَعافَانی

المصنف ابن ابی شیبہ:۱/۱۲

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے ہر قسم کی عافیت » ءفرمائی۔

اسی وقت کے لئے ا۔ اور دعاء بھی منقول ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

٨: غُفرَانك

الترمذی:۱/۳

اے اللہ میں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے بھی چاہے تو ا۔ اور چاہے دونوں ما - سکتا ہے۔

اور . # سورج f ع ہو تو یہ دعاء پڑھے

٩ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے ہمیں ا۔ اور دن نصیب فرما۔ اور ہمارے H ہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

. # اذان ہونے لگے تو اسکا انہی الفاظ میں جواب دے جو الفاظ مؤذن کہہ رہا ہو البتہ . # مؤذن کہے: حی علی الفلاح اور حی علی الفلاح تو اسکے جواب اللہ تعالی کی طرف سے ہر خیر کے ہونے اور ہر. ائی سے • ت ملنے کی M کرتے ہوئے: لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کہے۔

فجر کی اذان میں . # مؤذن :الصّــــلاۃ خیر من النوم کہےتو جواب میں:
صدقت وبررت کےالفاظ کہے۔
اورمکبرú زکے لئے تکبیر کےدوران :قد قامت الصّلاۃ کےالفاظ کہےتو جواب میں مقتدی اقامھا اللہ وادامھا کےالفاظ کہے۔
سات مقام ایسے ہیں جن میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیے:

ا: دورانú ز چاہےÒ ہوں یوکوئی اورú زہو
۲: جمعہ کے خطبہ کے وقت جواذان دی جائے
۳: جس وقت جنسی اختلاط میں مصروف ہوں
۴: حیض وÎ س کی حا } میں
۵: دینی علم کی درس وتد ریس کے وقت
۶: کھا. کھانے کے دوران
۷: M الخلاء میں قضائے حا . # کے وقت

اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر مندرجہ ذیل الفاظ سے درود پ ک پڑھے تو یہ دہ منا & ہے کیوè یہ جامع ہے:

۱۰: أللّٰهُمّ صَلّ عَلىٰ سَيّدنَا مُحمّد وَعَلى آل سَيّدِنَا مُحمّد وَبَارِكْ وَسَلّم

اے اللہ رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا کی ساری آل پر جس میں ہم خود بھی شامل ہیں اور برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔
اور اسکے بعد آذان کے بعد کی دعاء پڑھے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

١١: أَللّٰهُمّ رَبّ هٰذِه الدّعوةِ التّامّةَ والصّلٰوةِ الْقَائِمَة
اٰت مُحمّدنِ الْوَسِيلَة وَالْفَضِيلَة وَابْعَثْهُ مَقَاماً
مَحمُودَنِ الّذِى وَعَدتّه اِنّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادِ

بخاری:۱/۸٦ بیہقی:۱۰ ۱/۴

اے اللہ اے اس دعوت* مہ کے پ وردگار! اوراس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والیú ز کے پ وردگار محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور بلند درجہ » ءفرما اورæ مقام محمود پ سربلند فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے اے اللہ آپ تو وعدہ کے خلاف کرتے ہی نہیں ہیں

اس دعاء میں اپنی طرف سے وارزقنا شفاعته يوم القيامة کے الفاظ کا اضافہ نہ کیا جائے کیوè یہ احاد$ صیحہ میں سے* .$ نہیں البتہ اَ صرف دعاء کے لئے اپنی طرف سے کہے تو کوئی حرج نہیں ہے

اور بعض احاد$ میں دوسری طرح سے بھی الفاظ منقول ہیں جو مندرجہ ذیل میںÜ کئے جاتے ہیں:

١٢: أَشْهَدُ انْ لَّا اِلٰهَ اِلّا اللّٰه وَحْدَه لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ
مُحَمّداً عَبْدُه وَرَسُولُه رَضِيتُ بِاللّٰه رَبّاً وَبِمُحمّد
رَسُولاً وَبِالِاسْلَامِ دِيْناً

(مسلم:۱/۱٦٤)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شر-ـ نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں میں اللہ کے ساتھ اسکے پ وردگار ہونے کے لحاظ سے اور محمد ﷺ کے اللہ کا رسول ہونے کے لحاظ سے اور اسلام

کے%آی دین ہونے لحاظ سے راضی اور خوش ہوں۔

چوè اذان اور اقامت کے درمیان دعا N کثرت سے قبول ہوتی ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے آپ نے فر*یا:

لَا یُردُّ الدُّعَاء بینَ الْأذَانِ وَالاِقَامَةِ

(ابوداود:۷۷/۱ ترمذی:۵۸)

اذان اور اقامت کے دوران مانگی گئی دعاء رد نہیں کی جاتی

لہذا کثرت سے یہ دعاء پڑھتا رہے:

۱۳: أللّٰھُمّ اِنّی أسْئلُك الْعَفوَ وَالْعَافِیَةَ وَالمُعَافَاتَ فِی الدُّنیا وَالاٰخِرَةِ

(حصن حصین)

اے اللہ میں تجھ سے معافی کا سوال کر* ہوں اور ہر مشکل میں عافیت کا اور د* اور %آت میں اچھے+ لے کا سوال کر* ہوں۔

.# وضوء کی ابتداء میں ہاتھ دھونے لگے تو یہ دعاء پڑھے

۱٤ : بِسْمِ اللّٰهِ الرّحمٰن الرّحیم

ابتدائے وضوء کے لئے ا- دوسری دعا بھی منقول ہے چاہے تو وہ پڑھ لے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۵: بسم اللّٰه والحمد للّٰه عَلی دینِ الاسلام

میں اللہ کے* م سے شروع کر* ہوں اور ہمارے دین اسلام پر ہونے کی بناء پر تمام تعریفیں اسی اللہ تعالی کے لئے ہیں

.# کلی کرنے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

١٦ : بِسْـمِ اللّـٰـهِ أَللّٰهُـمّ اَعِـنّـِىْ عَلىٰ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

شروع کر٭ ہوں اللہ کے٭ م کے ساتھ اے اللہ تلاوت قرآن ،اور اپنے٭ ی داور شکر اور بہترین# از میں عبادت کے لئے میری مدد فرما۔

اور . #٭ ک میں٭ پ نی ڈالے تو یہ دعا ء پڑ ھے:

١٧ : بِسْـمِ اللّـٰـهِ أَللّٰهُـمّ أرِحـنِـى رَائحَـةَ الـجـنّة وَلا تُرحنِى رائحةَ النّار

شروع اللہ کے٭ م کے ساتھ کر٭ ہوں اے اللہ مجھے .A٭ کی خوشبو N نصیب فرما اور جہنم کی# بوؤں سے بچا۔

. # اپنا منہ دھونے لگے تو یہ دعا ء پڑ ھے:

١٨ : بِسْـمِ اللّـٰـهِ أَللّٰهُـمّ بيّـض وجـهِى يَوماً تبيضّ وُجوهٌ وّتَسودّ وُجُوهٌ ۔

شروع اللہ کے٭ م کے ساتھ کر٭ ہوں اے اللہ میرا چہرہ اُس دن سفید فرما جس دن کچھ چہرے سفید اور کچھ چہرے سیاہ ہو جا N گے۔

. # اپنا دا٭ یں ہاتھ دھونے لگے تو یہ دعا ء پڑ ھے:

١٩ : بِسْـمِ اللّـٰـهِ أَللّٰهُـمّ اعْـطِـنى كِتـابِى بيمِينىْ وحَاسِبنِى حِساباً يّسِيراً

شروع اللہ کے٭ م کے ساتھ کر٭ ہوں اے اللہ قیامت کے دن مجھے دا N ہاتھ میں

اعمال*. مہ دینا اور میرا حساب آسان فرما*۔

.# اپنا* یں ہاتھ دھونے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۰ : بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمّ لاتُعطِنِی کتابِی بِشِمالِی وَلَامِن وَرآء ظَھرِی۔

شروع اللہ کے*. م کے ساتھ کر* ہوں اے اللہ مجھے قیامت کے دن اعمال*. مہ*. N ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ پیچھے سے دینا۔

.# وضوء کے درمیان میں ہو تو یہ دعاء پڑھے

۲۱ : اللّٰھمّ اغْفرلِی ذَنْبی ووسّعْ لِی فی دَارِی وبَارِك لِی فِی رِزقِی

(ابن سنی: ۲۱)

اے اللہ میرے میرے H ہوں کی مغفرت فرما اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں. : نصیب فرما۔

.# سر کا مسح کرنے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۲ : بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمّ أظِلّنِی تَحتَ ظِلّ عَرشِكَ یَوماً لَاظلّ اِلّاظلّ عَرشِكَ

شروع اللہ کے*. م کے ساتھ کر* ہوں اے اللہ مجھے ایسے وقت میں اپنے عرش کا سایہ نصیب فرما جس دن* ے عرش کے سائے کے علاوہ کسی اور چیز کا سایہ نہ ہوگا۔

.# کانوں کا مسح کرنے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۳ : بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمّ اجْعلْنِی مِن الّذِین یَستَمِعُونَ

الُقَولَ فَیَتّبعونَ اَحُسَنَه

شروع اللہ کے* م کے ساتھ کر* ہوں اے اللہ مجھے ان لوگوں میں بنا جو تیری* تیں g ہیں اور اچھی* توں پ عمل کرتے ہیں۔

.#اَ دن کا مسح کرنے لگے تو یہ دعا پ ڑھے

۲٤ : بِسُمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمّ اعُتِق رَقبتِی مِن النّار

شروع اللہ کے* م کے ساتھ کر* ہوں اے اللہ میری اَ دن کو جہنم سے آزادی نصیب فرما

.# دا*ی ں* پ وں دھونے لگے تو یہ دعا پ ڑھے:

۲٥ : بِسُـمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمّ ثَبّت قَدمِی عَلی الصّراطِ یَوم تَزلّ الاَقُدَام

شروع اللہ کے* م کے ساتھ کر* ہوں اے اللہ میرے قدم مضبوطی سے جمائے رکھنا جس دن بہت سارے لوگوں کے* پ وں پھسل جا N گے۔

.#**ب ی ں* پ وں دھوئے تو یہ دعا پ ڑھے

۲٦ : بِسُـمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمّ اجُعَل ذَنبِی مَغُفُوراً وسَعیِیُ مَشُکُوراً وَتِجَارتِی لَنُ تَبُور

شروع اللہ کے* م کے ساتھ کر* ہوں اے اللہ میر H ہ معاف فرما میری ہر کوشش * (شکر بنا اور میرے کار و* رمیں کسی قسم کا خسارہ نہ فرما۔

اور وضوء کے درمیان پ ڑھنے کے لئے ا ی- اور دعا منقول ہے:

۲۷: اَللّٰھُـمّ اغُـفِـرُلِی ذَنُبِی وَوَسّعُ لِـی فِـی دَارِی

وَبَارِك لِی فِی رِزْقِی

(عمل الیوم واللیلة:۲۰)

اے اللہ میرےH ہ معاف فرما میرے گھر میں وسعت نصیب فرما اور میرے رزق میں

,. !: نصیب فرما۔

وضوء کے% میں یہ دعا N ,پڑھے

۲۸: أشهدُ انْ لآ اِلٰــه اِلاّ اللّٰـه وَحْدهٗ لَاشَرِيكَ لَـه ، وَأشْهَدُ اَنّ مُحَمّداً عَبْدهٗ وَرَسُولُه

(مصنف ابن ابی شیبه:۱/۱۴ مسلم:۱۲۲ جلد:۱)

میں گوہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شر- نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

اس کے بعد یہ دعاءپڑھے

۲۹: أللّٰهّمّ اجْعَلنِی مِن التَّوَّابِيْنَ وَجَعَلنِی مِنَ المُتَطَهّرِين

(مصنف ابن ابی شیبه:۱/۱۴، ترمذی:۳۴)

اے اللہ مجھے حقیق معنوں میں توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور صحیح معنوں میں* پ کیزہ لوگوں میں سے بنا۔

اس کے بعد یہ دعاءپڑھے

۳۰: سُبْحَانَكَ أللّٰهُمّ وَبِحَمْدِك أشْهدُ أنْ لآ اِلٰه اِلاّ أنْتَ أسْتَغْفِرُكَ أللّٰهُمَ وَأتُوبُ اِلَيهِ

(ابن سنی:۲۲،مصنف ابن ابی شیبه:۱/۱۱۳)

اے اللہ تو پاک ہے اور تو تعریفوں والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سواء کوئی معبود نہیں ہے میں استغفار کرتا ہوں اپنے سارے گناہوں سے اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

صبح کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو راستے میں یہ دعاء پڑھتا جائے

۳۱: ألـلّٰهُمَّ اجْعَلْ فِىْ قَلْبِىْ نُوْراً ، وفى بصرى نوراً و فـى سَمْعِى نُوراً ، وعَن يَمِينِى نُوراً و عَن يَسَارِى نُـوْراً ، وَمِـن خَـلْـفِـى نُـوْراً ، وَمِن أَمَـامِـى نُوراً ، وَ اجْـعَـلِّى نُوْراً ، وَفِى عَصْبِى نُوراً ، وَفِى لَحْمِى نُوْراً وَفِـى دَمِـى نُـوْراً ، وَفِى شَعْرِى نُوْراً ، وَفِى بِشْرِى نُـوْراً ، وَفِى لِسَانِى نُوراً ، وَاجْعَل فِى نَفْسِى نُوْراً ، وَاَعْظِم لَىْ نُوْراً ، وَاجْعَلْنِى نُوْراً ، وَاجْعَل مِن فَوْقِى نُوْراً ، وَمِن تَحْتِى نُوْراً ، أَللّٰهُمّ اعْطِنِى نُوْراً ۔

(حصن حصین،مشکوۃباب صلاۃ اللیل)

اے اللہ میرے دل میں نور معرفت ڈال دے۔اور میری آنکھوں میں، اور میرے کانوں میں نور ڈال دے۔ یا اللہ میرے آگے کی طرف، میرے پیچھے کی طرف، میرے دائیں طرف، اور میرے بائیں طرف اپنا نور نصیب فرما۔ یا اللہ مجھے بھی نور نصیب فرما۔ یا اللہ میرے جسم کے پٹھوں میں، میرے گوشت میں، میرے جسم کے خون میں، میرے بالوں میں، میری جلد میں، میری زبان میں نور نصیب فرما۔ اے اللہ میری سانس کو نور

سے مہکا دے ۔اور میرے لئے بہت *ّ دہ نور نصیب فرما* الله مجھے نور بنا، اور میری او پ کی طرف ،اور میری نیچے کی طرف کونور سے منور فرما۔اور مجھے اپنی معرفت والا نور » ءفرماء۔

رکوع اور سجدے میں منقول الفاظ کے علاوہ ا یہ دعاءمنقول ہےنوافل وغیرہ میں وہ بھی پڑھ سکتا ہے:

۳۲: سُبّوحٌ قُدّوسٌ رَبّ الْمَلٰئِكَة وَالرُّوح

ابوداود:۱/۱۳۴

اے اللہ تو بہت تسبیحات کے لائق اور بڑی تقدیس کے لائق ہے اور تو 5 لکہ اور ارواح کا بھی پروردگار ہے۔

رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے قومہ مین ربنا لک الحمد کے علاوہ ایہ دعاءمنقول ہے نوافل وغیرہ میں وہ بھی پڑھ سکتا ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

۳۳: أللّٰهُمّ رَبّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيراً طَيّباً مُبارَكاً فِيْهِ

ابو داود:۱/۱۱۹

اے اللہ اے ہمارے پروردگار ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں ایسی تعریفیں جو بہت *ّ دہ ہیں* پ کیزگی والی ہیں. کتوں سے معمور ہیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان اگر نوافل وغیرہ پڑھ رہا ہوتو مندرجہ ذیل دعاء بھی پڑھ سکتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

۳٤: أللّٰهُمّ اغْفِرلِی وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَاهْدِنِی وَارْزُقْنِیْ

ابوداود

اے اللہ میری مغفرت فرما میرے حال پر رحم فرما مجھے ہر غم سے عافیت نصیب فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے وافر رزق نصیب فرما۔

ú ز کے بعد پڑھی جانے والی دعا N مندرجہ ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں

۳۵: أللّٰهُمّ اِنّی أعُوذُ بَكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر H ہ سے اور ہر قرض کے بوجھ سے۔

* یہ دعا پڑھے:

۳٦: أللّٰهُمّ حَاسِبْنِى حِسَاباً يَّسِيْراً

اے اللہ تو میرے ساتھ ایسے حساب کا معاملہ فرما جو بہت ہی آسان ہو

* یہ دعا پڑھے:

۳۷: أللّٰهُمّ اِنّی أعُوذُبِكَ مِن عَذَابِ جهَنّم ، وَأعُوذُبِك مِـن عَـذَابَ الـقَـبـرَ ، وَأعُـوذُبِكَ مِـن فِتُـنَةِ الـمَسِيُـحِ الدَّجَّالَ، وَأعُوذُبِك مِن فِتُنَةِ المَحُيَا وَالمَمَاتِ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔اور قبر کے عذاب سے۔اور میں پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ز+ گی اور موت کے فتنے سے۔

ú ز میں سلام پھیر دینے کے بعد بھی بعض دوا N منقول ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۳۸: أللّٰهُمّ اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْماً كَثِيْراً وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاّ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

وَارْحَمْنِی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اے اللہ میں نے اپنے آپ پر بہت زیادہ ظلم کئے ہیں اور گناہوں کو معاف کرنے والی ذات تیرے سواء اور کوئی نہیں ہے تو خاص طور سے میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اور اگر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لے:

۳۹: لَااِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد وثناء اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

٤٠: أَللّٰهُمّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدّ

(بخاری مسلم)

اے اللہ جس کو تو دے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسکو کوئی دے نہیں سکتا اور کسی محنت کرنے والے کو اسکی محنت کام نہیں آتی جب تک آپ نہ چاہیں۔

٤١: لَا اِلٰـهَ اِلاّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاّ بِاللّٰهِ ، لَا اِلٰه اِلاّ اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ اِلاّ اِیّاهُ ، لَهُ النّعْمَةَ وَلَـهُ الْفَضْلَ وَلَـهُ الثَّنَاءَ الْحَسَنَ ، لَا اِلٰـهَ اِلاّ اللّٰـهُ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنِ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شر یـ نہیں ہے، ہرطرف اسی کی *. دشاہی ہے اور اسی کی حمد وثناء اور وہ ہر چیز پ قدرت ر p والا ہے۔ نیکی کی طاقت اور + ی سے بچاؤ اسی ذات کی وجہ سے ہوسکتا ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے ۔ ساری نعمتوں کا وہ مالک ہے اور سارے فضل واحسان کا وہ مالک ہے اور وہ ذات ساری اچھی تعریفوں کے لائق ہے۔ اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہم اپنے دین کو خالص اسی کے لئے مختص کرتے ہیں خواہ کافروں کو یہ *. ت* پسند ہو۔

ہر ú ز کے بعد نمبر ۴۲ میں مذکور کلمات ۳۳ *. ر۔ اور نمبر ۴۳ میں مذکور کلمات ا یـ *. ر پڑھنا L ہے:

۴۲ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، أللّٰهُ أكْبَرُ

اور اسکے بعد %o ی مرتبہ یہ کلمات پڑ ہے:

۴۳ : لَااِلٰـهَ اِلاّ اللّٰـه وَحْـدَه لَاشَرِيْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلى كُلِّ شَىءٍ قَدِيْرٌ ۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شر یـ نہیں ہے، ہرطرف اسی کی *. دشاہی ہے اور اسی کی حمد وثناء اور وہ ہر چیز پ قدرت ر p والا ہے۔

اور اسکے بعد ا یـ *. ر مندرجہ ذیل کے کلمات پڑھ لے

أللّٰه لَااِلٰه اِلاّهُوَ الْحَىُّ الْقَيُّومُ لَاتَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَلَانَوْمٌ لَـهُ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَالَّذِىْ

يَشْـفَعُ عِنْدَهُ اِلاّ بِأذْنِهٖ يَعْلَمُ مَابَيْنَ أيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُـحِيْـطُـوْنَ بِشَـىْءٍ مِـنْ عِـلْـمِهٖ اِلاّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَؤْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمِ ۔

اللہ وہ ذات ہے جس کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ ز+ ہ اور قائم ہے اسکو نہ اوÓ آتی ہے اور نہ نیند اور جو کچھ زمنوں آسمانوں میں ہے اسی کی ملکیت ہے کوئی ہستی اللہ کی اجازات کے بغیر اس کے سامنے سفارش کا ا۔ لفظ نہیں نکال سکتی ، ہر چیز کے آگے اور پیچھے کو وہ جا{ ہے اور اللہ تعالی کے علم کا احاطہ کر* اس کی مشیت کے سواء اور کسی کے بس کا روگ نہیں ۔اسکی مخلوقات میں سے ا۔ مخلوق بنام کرسی آسمانوں اور زمینوں کی وسعتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت کر* اللہ تعالی کے لئے مشکل کام نہیں کیوè وہ ہر چیز کو جاننے والا اور بڑی Ó ں والا ہے۔

اَ/ چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٤: أللّٰهُمّ أعِنّىْ عَلى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور بہترین ط+ از عبادت میں میری مدد فرما۔

اَ/ چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٥: أللّٰهُمّ أنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ تو سلامتیوں والا ہے اور سلامتیاں تجھ سے ہیں اور تو .ڑی .کتوں والا ہے اے بلندو..ۃ جلال اور .٠رگی والی ذات ۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٦: أللّٰهُمّ رَبّ جِبْرَئِيْلَ وَمِكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَدّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ اے جبر L علیہ السلام میکا L علیہ السلام اسرافیل علیہ السلام کے پ وردگار مجھے جہنم کی تپش اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٧: أللّٰهُمّ اصْلَحْ لِیْ دِيْنِیْ وَوَسّعْ لِی فِی دَارِی وَبَارِكْ لِی فِی رِزْقِیْ

اے اللہ میرے دینی معملات کو در & فرما۔اور میرے گھر میں وسعتیں نصیب فرما۔اور میرے رزق میں .کتیں نصیب فرما۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٨: أللّٰهُمّ اِنّی أعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أرْذَلِ الْعُمُرِ وَأعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں .٠دلی سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں کنجوسی سے۔اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں عمر کے +.ۃ ین حصے سے ۔اور میں تیری پناہ میں

آ*** ہوں د* کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٩: أَللّٰهُمّ اِنّی أعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبرِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے۔غر$ سے۔اور عذاب قبر سے۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ میں نے ننانوے مرتبہ اللہ تعالی کی ز* رت کا شرف حاصل کیا اور اسکے بعد میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں نے سویں مرتبہ اللہ تعالی کی ز* رت کی تو اللہ تعالی سے یہ سوال کروں گا کہ* اللہ کوئی ایسا عمل بتا N جو لوگ عمل کر کے قیامت کے دن آپکے عذاب سے• ت* پ N گے امام اعظم فرماتے ہیں کہ .# مجھے اللہ سبحانہ وتعالی کی ز* رت ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ* اللہ تیری مخلوق کوK عمل کرے جس سے وہ کل قیامت کے دن تیرے عذاب سے• ت* پ ئے تو اللہ تعالی نے فر* جو شخص صبح شام یہ دعاء پڑھا کرے وہ میرے عذاب سے• ت* پ ئے گا وہ کلمات مندرجہ ذیل میں ہیں:

٥٠: سُبْحَانَ اَبِدِيّ الْاَبَدِ ، سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ ، سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ ، سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ ، سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَآءٍ جَمَدٍ ، سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدٍ ، سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدٍ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ

يَتَّخِذُ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدَ ، سُبْحَانَ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدُ ۔

*پ ک ہے وہ ذات جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے ۔*پ ک ہے وہ ذات جو اکیلی اور یکتا ہے ۔ *پ ک ہے وہ ذات جو منفرد اور بے* ز ہے ۔*پ ک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کرڈ ی ۔*پ ک ہے وہ ذات جس نے جمے ہوئے*پ نی پ زمینوں کو پھلاڈ ی ۔ *پ ک ہے وہ ذات جس نے بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا اور وہی صحیح معنوں میں اéتعداد کو جا{ ہے ۔*پ ک ہے وہ ذات جس نے رزق اس# از میں تقسیم کیا کہ کسی کو بھی رزق مہیا کرنے سے نہیں بھولا ۔*پ ک ہے وہ ذات جو اپنے لئے بیوی بچوں کی محتاجی سے*پ ک ہے ۔*پ ک ہے وہ ذات جو نہ کسی کی اولاد میں سے ہے اور نہ اسکی کوئی اور اولاد ہے اور نہ ہی اسکا کوئی ہمسر و خا# ان کا فرد ہے ۔

اور . # شام ہو تو یہ دعا پ ڑھے

٥١: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْىٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

اے اللہ ت ے*م سے شام کر# ہوں اور ت ے* م سے صبح اور ت ے*م پ ہم جیتے ہیں اور ت ے* م ہم مرتے ہیں اور مرنے کے بعد تیری طرف ہم نے لوٹ جا* ہے ۔

ﷺ

الباب الثانى العشرة فى كيفية الصلاة

اِذَا اَرَادَ الـرَّجُلُ الدُّخُولَ فِى الصَّلاةِ أَخْرَجَ كفّيهِ مِن كُـمّيـهِ ، ثُـمّ رَفعَهُما حِذآء اُذُنَيهِ ثُمّ كَبّرَ بلا مدٍ ناوياً ۔ ويُصـحّ الشُرـوعُ بـكـلّ ذكـرٍ خـالـصاً للّٰـه تعالى ۔ كسُبـحـانَ الـلّٰه ۔ وَ بِالْفَارِسيَّةِ اِن عَجَزَ عَن العرَبِيّةِ ۔ وَاِن قَـدَرَ لاَيُـصـحّ شُروعُه بِالْفَارِسيّةِ ۔ وَلاَ قِرَائتُه بِهَا فِى الأصحّ ۔

ثُـمّ وضـع يَـمِيـنِـه عـلـى يَسـارِه تَحتَ سُرّتِه عَقِب التَّحرِيمةِ بِلامُهلَة مُستَفتِحاً ۔ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ

" سُبُـحَانَكَ أللّٰهُمّ وَ بِحَمْدِكَ وَتبَارَكَ اسْمُكَ وَتعَالى جَدُّكَ وَلاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ "

وَيَسْتَـفْتِـحُ كُلُّ مُصَلّ ۔ سَوَاءٌ كَانَ اِمَاماً ، اَوْ مُنْفَرِداً ، اَوْ مُـقْتَـدِيـاً ، اَمَّـا الْـمَسْبُـوْقُ فَيـأتِـى بِه عِنْدَ اِنْفِرَادِه لِقَضَاءِ مَا سَبَقَ بِه ۔

ثُـمّ تـعـوّذ لـلقِرائة ۔ فيأتى به المَسبُوق لا المُقتدى ويُـؤخّـر عـن تـكبيـرات الـعيـدَيـن ۔ ثم يُسمّى سِرّاً ويُسـمّـى كـلٌّ فـى كـلِّ ركـعةٍ قبـل الفاتحةِ فقط۔ ثم قرأالفاتحه ، وأمّنَ الاِمَامُ ، والمأمومُ سرّاً ، ثمّ قراء سُورةٌ ، او ثلاثُ آياتٍ ۔ثم كبّر راكعاً مُطمئنّاً مسوّيًا رَأسَه بعجزِه ، آخذاً ركبتَيه بيَديه ، مفرجاً أصابعه وسبّـح فيــه ثـلاثــاً وذلك أدنــاهُ ۔ ثُـمّ رَفَـع رَأسـه وَاطُمأنّ قَائلاً:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه ۔ رَبَّنَا لَكَ الُحَمُدُ ۔

لَو اِمَاماً أو مُنفرِداً ۔ وَالُمُقتدِى يَكتَفى بَالتّحمِيد ۔

ثـمّ كبَّرَ خارّاً للسّجودِ ۔ثُمّ وَضع رُكُبتَيه ، ثُمّ يَدَيه ، ثمّ وَجُهه بَين كفّيُهِ ، وَسجدَ بِأنُفه وجبهته ، مطمئنّا مسبّحاً ثلاثاً وذلك أدنَاه ۔

وَجَـافـى بَـطُنَه عَن فَخِذَيه ۔ وَعُضُدَيه عَن اِبطَيهَ فى غَيـرِ زَحُـمةٍ ۔ مُـوَجّـهـاً أصَـابِـعَ يَدَيـه وَرِجُلَيـه نَحُو الُقِبلَة ۔ وَالُمَرأةُ تَخُفِضُ وتَلزِقُ بَطنَها بَفَخِذَيهَا ۔

ثُـمّ رَفَـع رَأسَــه مُـكَبّـراً وَجَـلَــسَ بَيْـنَ السَّـجَدَتَيْنِ وَاضِـعـاً يَـدَيْـه عَلى فَخِذَيْه مُطْمَئِنّا ـ ثُمّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثَـانِيـاً مُطْمَئِنّا كَألأَوّلِ وَسَبّحَ ثَلاثاً وَجَافَى بَطْنَهٗ عَن فَـخِـذَيْـه وَاَبْـدٰى عَـضُـدَيْـهِ ـ ثُمّ رَفَعَ رَأسَـه مُكبّراً لِلنُّهُوْضِ بِلاَ اِعْتِمَادٍ عَلَى الْاَرْضِ بِيَدَيْه وَبِلاَ قُعُوْدٍ ـ وَالرّكْعَة الثَّانِيَة كَالأوْلى اِلاّ أنّه لاَيُثَنّى وَلَا يَتعَوّذُ

﴿موضع رفع اليدين﴾

وَلاَ يَسُـنّ رَفْـعُ الْيَـدَيـنِ اِلاّ (١): عِنْدَ اِفْتِتِاحِ كُلّ صَــــلاَةٍ (٢): وَعِنـدَ تَكْبِيرِ الْقُنُوتِ فِى الْوِتْــــر (٣): وَتَـكبِيـرَاتُ الـزَّوَائِـدِ فِـى الْعِيدَينِ (٤): وَحِينَ يَرَى الْـكَـعْبَةَ (٥): وَحِيْـنَ يَسْتَـلِـمُ الْـحَجَرِ الْاَسْوَدِ (٦): وَحِيْنَ يَقُومُ عَلى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ (٧): وَعِنْدَ وُقُوفِ بِـعَـرَفَةَ وَمُـزْدَلِـفَةَ (٨): وَبَـعْـدَ رَمْىِ الْجَمْرَةِ الْأوْلٰى وَالْـوُسْطىٰ (٩): وَعِنْدَ التَّسْبِيْحِ عَقِيْبَ الصَّلاَةِ ـ كَمَا ذَكَرَه وَنَظَمَهٗ فِى الْوَهْبَانِيَّةِ

وَفِی غَیرِ "فَقْعَسِ صَمْعَجٍ" لَیُسَتْ رَافِعاً
یَدَیْـكَ وَذَا فِی خَـارِجِ الْکُـمّ أَجْـدَرًا

وَ اِذَا فَـرَغَ مِـن سَـجْـدَتِـیَ الرَّکْعَةِ اِفْتَرَشَ رِجْلِهِ الْیُسْـرٰی وَجَـلَـسَ عَـلَیْهَـا ۔ وَنَـصَـبَ یُمْنَاه وَوَجَّـه اَصَـابِـعَـهَـا نَـحْوَ الْقِبْلَةِ ۔ وَ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلَی فَخِذَیْه ۔ وَبَسَطَ اَصَابِعَه ۔ وَالْمَرْأةُ تَتَوَرّكُ ۔

وَقَـرَأَ تَشَهّدُ اِبْنَ مَسْعُودٍ ﷺ وَأشَـارَبِالْمُسَبّحَةِ فِی الشَّهَـادَةِ ۔ یَرْفَعُهَا عِنْدَ النّفیِ وَیَضَعُهَا عِنْدَ الْاِثْبَاتِ ۔ وَلَا یَزِیدُ عَلَی التَّشَهُّدِ فِی الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ وَهُوَ:

" ألتّـحیّاتُ للّٰه والصّلات والطّیّبات ، أسّلامُ علیكَ أیّهَـا الـنّبـیُّ وَرَحْـمَةُ الـلّٰـه وَبَـرَکَـاتُه ، أسّلامُ عَلَیْنَا وَعَـلـی عِبَادِ اللّٰه الصَّالِحِین ۔ أشْهَدُ اَنْ لّاالِٰهَ اِلَّا اللّٰه وَأشْهَدُ أنَّ مُحَمّداً عَبدهٗ وَرسُوله"

مسئلہ :

وَقَـرَأ الْفَاتِحة فَـقَـط فِیْـمَـا بَعْدَ الْاُوْلَیَیْنِ ۔ ثُمّ جَلَسَ

وَقَـرَأ التَّشَهّدُ ۔ ثُمّ صَلّى عَلى النّبى ﷺ ۔ ثُمّ دَعَا بِمَا يَشْبَهُ الْقُرآنَ وَالسُّنّةَ ۔ ثُمّ سَلّمَ يَمِيْناً وَيَسَاراً فَيَقُوْلُ أسّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه نَاوِياً مَن مَّعَهٗ ۔

﴿ú زکی, تـ کیب کے* . رے میں﴾

. # کوئی شخص ú ز میں داخل ہونے کا ارادہ کرے: تو & سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آستینوں سے* . ہر نکالے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو کانوں -- اٹھائے۔ اس کے بعد بغیر مد کرتے ہوئے (لفظ اللہ کے الف *ـ یا اکبر کے الف, پ) اور اپنی N4 کو در & کرتے ہوئے تکبیر کہے۔ اور کسی بھی ایسے ذکر کے ساتھ جو خالص اللہ تعالی کے لئے ہو اس کے ساتھ ú ز شروع کر* صحیح ہے جیسے سبحان اللہ کہنے سے۔ اور اسی طرح اگر عربی ز* . ن میں ایسا ذکر ادا کرنے سے قاصر ہو تو فارسی میں ایسا جملہ بول کر بھی ú ز شروع کرسکتا ہے۔ اور اگر اسکو ایسی قدرت ہو کہ وہ عربی ز* . ن میں الفاظ کہہ سکتا ہو تو فارسی* یا کسی اور ز* . ن میں کلمات بول کر ú ز شروع کر* در & نہیں۔

اس کے بعد اپنا د* یں ہاتھ* . N ہاتھ, پ اپنی* ف کے نیچے رکھے تکبیر تحریمہ کے بعد بلا وقفہ ثناء پڑھے۔ اور وہ یوں ہے

(اے اللہ تو* پ ک ہے اور تیر* م. ٹی تعریفوں اور. کتوں والا ہے اور تیری. . رگی بہت بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے)

اور اس طرح ہر ú زی ثناء پڑھے گا خواہ وہ امام ہو* یا اکیلا ú ز پڑھنے والا ہو* یا مقتدی ہو۔ البتہ مسبوق (جسکی ú ز کا کچھ حصہ* . جما ú ز سے رہ H یا ہو) وہ . # اپنی رہی ہوئی ú ز (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرے گا اس وقت ثناء پڑھے گا۔

اس کے بعد قرا $ کے لئے تعوذ پڑھے گا اور مسبوق بھی تعوذ پڑھے گا البتہ مقتدی نہیں پڑھے گا اور عیدین کی تکبیروں سے تعوذ کو م% کیا جائے گا۔ اس کے بعد تسمیہ آہستہ آواز میں پڑھے گا۔ اور تسمیہ ہر شخص ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پڑھے گا۔

اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے گا اور امام اور مقتدی آہستہ آواز میں آمین کہیں گے۔اس کے بعد کوئی سورۃ* یا تین# یت کے. ا. قرائ$ کرے گا۔

اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اطمنان کے ساتھ اپنے سر کو اپنی پشت کے. ا. کرتے ہوئے رکوع میں ` جائے گا۔اپنے R ں کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ کھلی انگلیوں کے ساتھ پکڑ لے گا۔اور رکوع میں تین مرتبہ تسبیح کہے گا اور یہ & سے کم مقدار ہے۔اور اسکے بعد رکوع سے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد کہتے ہوئے اپنا سر رکوع سے اوپر اٹھائے گا۔اگر امام* یا اکیلا ú ز پڑھ رہا ہے۔اور اگر امام کی اقتداء میں ú ز ادا کر رہا ہے تو صرف تحمید پر ہی اکتفاء کرے گا۔

اس کے بعد سجدے کے لئے جھک جائے گا اور اس کا طر i یہ ہوگا کہ & سے پہلے اپنے Ö زمین پر رکھے گا اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا اور اسکے بعد اپنی Q نی اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے گا اور اطمینان کے ساتھ Q نی اور* ک پر سجدہ کرے گا اور اس میں تین* ر تسبیح کہے گا اور یہ & سے کم مقدار ہے۔

(اور سجدہ کرنے کا مسنون طر i یہ ہے) اپنا پیٹ اپنی رانوں سے . ا رکھے گا۔اور اپنے* زو اپنی بغلوں سے (جہاں بھیڑ نہ ہو وہاں ú ز کی ادائیگی کے دوران) . ا رکھے گا۔اور سجدہ میں اپنے ہاتھوں اور* ؤں کی انگلیوں کے سرے کعبہ کی طرف متوجہ رکھے۔ جبکہ عورت (اس طرح او™ سجدہ نہ کرے بلکہ) بلکہ نیچا سجدہ کرے اور وہ یوں کہ اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ 5 کر سجدہ کرے۔

اس کے بعد ú زی آدمی اپنا سر تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھائے اور دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں بیٹھ جائے۔اور اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر اطمینان کے

ساتھ رکھ لے۔

اس کے بعد تکبیر کہے اور اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی ما # ادا کرے اور اس میں تین* . ر تسبیح کہے اور اس سجدے میں بھی اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے . ار کھے اور اپنی بغلوں کو ظاہر اور کھلا رکھے۔ اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے زمین,پ اپنے ہاتھ ٹیا کے بغیر اور قعدہ کئے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پہلی رکعت کی ما # ہے سوائے اس کے کہ اس میں نہ ثناء,پ ڑھے گا اور نہ ہی تعوذ,پ ڑھے گا۔

﴿رفع+ ین کی تفصیل کا بیان﴾

رفع+ ین چند مقامات کے علاوہ نہیں ہے اور وہ چند مقامات مندرجہ ذیل ہیں (۱): ú زوں کے آغاز کے لئے (۲): وتّ وں میں دعائے قنوت کے لئے (۳): عیدین کی ز+ تکبیروں کے لئے (۴): جس وقت کعبہ) مہ,پ پہلی Ã ,پڑے (۵): اور . # حجر اسود کو بوسہ دینے لگے (۶) اور جس وقت صفاء اور مروہ,پ کھڑا ہو (۷): اور . # عرفات اور مزدلفہ میں اقامت کرے (۸): اور جمرہ اولی اور وسطی کی رمی کے بعد (۹): اور ú ز کے بعد تسبیح سے فارغ ہو کر صرف یہی مقامات ہیں جہاں رفع+ ین کر* ہے (علاوہ ازیں ا/ چہ اور مقامات,پ رفع+ ین کرنے کا ثبوت احاد$ میں ملتا ہے 1 ان مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ رفع+ ین نہیں ہے) جیسا کہ اس کی وضا # وہبا 6 میں ا- شعر میں کی گئی ہے جسکا تّ جمہ یوں ہے اور سوائے فقعس صمعج کے نہ رفع+ ین کرو اور ان مقامات,پ رفع+ ین میں اپنے ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا بہت بہتر ہے [(۱): فاء سے مراد افتتاح صلوۃ ہے اور (۲): قاف سے مراد قنوت وتّ میں رفع+ ین ہے۔ (۳): عین سے مراد عیدین کی ز+ تکبیروں میں رفع+ ین کر* ہے۔ (۴): سین سے مراد استیلام حجر اسود کے وقت رفع+ ین کر* ہے۔

(۵): صاد سے مراد صعود ہے یعنی صفاء اور مروہ پ%ھ کے رفع+ ین کرَ* ۔(۶): میم سے مراد مزدلفہ میں وقوف کے وقت رفع+ ین کے لئے (۷) اور عین عرفات میں وقوف کے وقت رفع+ ین کے لئے اور (۸): جیم: جمرات کی رمی کے وقت رفع+ ین کرنے کے لئے بطور رمز کے استعمال ہوئے ہیں]

.# ان رکعات کے دونوں سجدوں سے فارغ ہوجا N تو اپنا. ئیاں* پ ؤں زمین پ بچھالیں اور اس پ بیٹھ جا N جبکہ دائیاں* پ ؤں کھڑا رکھے اور اسکی انگلیوں کو اس # از سے رکھے گا کہ ا ê سرے قبلہ رو رہیں۔اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رانوں پ رکھے اور اپنی انگلیوں کو کھلا رکھے۔اور عورت تشہد کے دوران تورک کرے (یعنی وہ اپنے دونوں* پ ؤں دا N طرف نکال دے اور. N طرف والے کولہے پ بیٹھ جائے)

اس کے بعد حضرت ابن مسعود والا تشہد پ ڑھیں اور تشہد میں شہادت کے وقت مسبحہ (سبابہ* یہ انگلی شہادت) کے ساتھ اشارہ کرے۔اور شہادتین میں .# لا کلمہ Ô اداء کرے تو انگلی اٹھالے اور کلمۂ اثبات کے وقت اسکو نیچے رکھ دے۔اَ پہلا قعدہ ہو تو مذکورہ تشہد کی مقدار سے کچھ* زیادہ نہ پ ڑھے۔اور تشہد کے کلمات مندرجہ*. لا ہیں اس کا ,ت جمہ یوں ہے (تمام*. نی عبادتیں، تمام+ نی عبادتیں، تمام مالی عبادتیں اے اللہ آپ کے لئے ہیں۔سلامتی ہو تجھ پ اے نبی اور اللہ تعالی کی رحمتیں اور اسکی . کتیں ہوں۔سلامتی ہو ہمارے لئے اور اللہ تعالی کے صالح اور نیک بندوں کے لئے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں)

﴿ آ%ی دو رکعات کا بیان ﴾

اور پہلی دو رکعات کے بعد جو بھی رکعت ادا کرے گا اس میں صرف سورۃ فاتحہ پ ڑھے

گا۔اس کے بعد . # آ%0ی قعدہ میں بیٹھے گا اور اس میں تشہد,پڑھے گا۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ,پ درود شریف,پڑھے گا اور اس کے بعد ایسی دعاء کرے گا جو قرآن اور ٹ- کے الفاظ سے مشابہ ہو۔اس کے بعد دا **N** طرف اور*. **N** طرف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کے الفاظ,پڑھتے ہوئے سلام پھیرے گا۔اور جو بھی اسکی جس طرف میں آئے اسکی سلام پھیرنے کے وقت **N** کرے گا۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ الاعظیم ومن تبعہ الی یوم الدین,. حمتک* یا ارحم الراحمین ۔

بحمد اللہ تم

ESSENCE OF PRAYER

BASED ON

The Books : "Abstract of al as-salaah" by Al shaikh Lutf-ul-llah al Maidani al-hanafi al-maidani & "Conditions of as-salaah"

transleted by

al-shikh al-mufti

Rashid Ahmed al-alawi